حَسَد

- شکاری خود شکار ہوگیا 1
- حسد، غیرت اور رشک میں فرق 10
- کون کس سے حسد کرتا ہے؟ 63
- حاسد کے شر سے بچنے کے مدنی پھول 91

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحْمٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُلْ صِراط پر نور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۲۰، الحدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شکاری خود شکار ہو گیا

ایک شخص کو کسی بادشاہ کے دربار میں خصوصی رُتبہ حاصِل تھا۔ وہ روزانہ بادشاہ کے رُوبَرو کھڑے ہو کر بطورِ نصیحت کہا کرتا تھا: ''**اِحسان کرنے والے کے اِحسان کا بدلہ دو، برے شخص سے بُرائی سے پیش نہ آؤ کیونکہ بُرے انسان کے لئے تو خود اُس کی بُرائی ہی کافی ہے۔**'' بادشاہ اس کی بہترین نصیحتوں کی وجہ سے اُسے بہت محبوب رکھتا تھا۔ بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی عزت و محبت دیکھ کر ایک درباری کو اُس شخص سے **حَسَد** ہو گیا۔ ایک دن حاسِد درباری اس شخص کی عزّت کے خاتمے کے لئے **بادشاہ** سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگا: یہ شخص آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ ''بادشاہ کے منہ سے بہُت بدبو آتی ہے۔'' **بادشاہ** نے پوچھا:

’’تمہارے پاس اِس کا کیا ثبوت ہے؟‘‘ اُس نے عَرض کی: ’’کل اسے اپنے قریب بلا کر دیکھئے، یہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا۔‘‘ اگلے روز حاسِد، اُس مقرَّب شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اُسے بہت سارا کچّے لہسن والا سالن کھلا دیا۔ یہ مُقرَّب شخص کھانے سے فارِغ ہو کر حسبِ معمول دربار پہنچا اور بادشاہ کے رُوبَرو نصیحت بیان کی۔ **بادشاہ** نے اُسے اپنے قریب بلایا، اُس نے اِس خیال سے کہ میرے مُنہ کی لَہسن کی بُو بادشاہ تک نہ پہنچے، اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ بادشاہ کو اِس حَرَکت کے باعِث یقین ہو گیا کہ دوسرا درباری دُرُست کہہ رہا تھا۔ **بادشاہ** نے اپنے ہاتھ سے ایک ’’عامِل‘‘ (یعنی سرکاری اہل کار) کو خط لکھا: اِس خط کے لانے والے کی **فوراً گردن اُڑا دو** اور اِس کی لاش میں بُھس بھر کر ہماری طرف روانہ کرو۔

بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو اِنعام و اِکرام دینا مقصود ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے خط لکھتا، اِس کے علاوہ کوئی بھی حُکْم اپنے ہاتھ سے نہ لکھتا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ اُس نے خلافِ معمول اپنے ہاتھ سے سزا کا حُکْم لکھ دیا۔ جب وہ مُقرَّب آدمی خط لے کر شاہی محل سے باہَر نکلا تو حاسِد نے اُس سے پوچھا: ’’یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟‘‘ اُس نے جواب دیا: ’’**بادشاہ** نے اپنے ہاتھ سے فُلاں عامِل کے لئے خط لکھا تھا، یہ وُہی ہے۔‘‘ **حاسِد** نے خط لکھنے کے سابِقہ طریقے پر قِیاس کرتے ہوئے لالچ میں آ کر کہا: ’’یہ خط مجھے دے دو۔‘‘ **مُقرَّب** نے اعلیٰ ظَرفی کامُظاہَرہ کرتے ہوئے خط اس کے حوالے کر دیا۔ **حاسِد** فوراً عامِل کے پاس پہنچا اور خط اس کے ہاتھ میں دینے

کے بعد اِنعام و اِکرام طلب کیا۔ عامِل نے کہا: ''اِس میں تو خط لانے والے کے قتل کرنے کا حُکم دَرج ہے۔'' اب تو حاسِد کے اَوسان خطا ہو گئے، بڑی عاجزی سے بولا: ''یقین کرو کہ یہ خط تو کسی دوسرے شخص کے لئے لکھا گیا تھا، تم بادشاہ سے معلوم کروا لو۔'' عامِل نے جواب دیا: ''بادشاہ سلامت کے حُکم میں کسی ''اگر مگر'' کی گنجائش نہیں ہوتی۔'' یہ کہہ کر اسے قتل کروادیا۔

دوسرے دن مُقَرَّب آدمی، حسبِ معمول دربار میں پہنچا اور نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے مُتَعَجِّب ہوکر اپنے خط کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا: ''وہ تو مجھ سے فُلاں درباری نے لے لیا تھا۔'' بادشاہ نے کہا: ''وہ تو تمہارے بارے میں بتاتا تھا کہ تم مجھے گندہ دَہَن (یعنی بدبودار منہ والا) کہا کرتے ہو!'' مقرَّب شخص نے عَرْض کی: ''میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔'' بادشاہ نے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ دریافت کی، تو اِس نے عَرْض کی: ''اس شخص نے مجھے بہت سا کچّا لہسن کھلا دیا تھا، میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بُو آپ تک پہنچے۔'' بادشاہ سارا معاملہ سمجھ گیا اور اسے تاکید کی: اب تم نصیحت کرتے ہوئے روزانہ یہ بات بھی کہا کرو: **انسان کی تباہی کے لئے اس کا بُرا ہونا ہی کافی ہے جیسا کہ اس حاسِد کا حال ہوا۔** (احیاءالعلوم، ج۳،ص۲۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَسَد و لالچ کے مَذْمُوم (یعنی بُرے) جذبے نے دَرباری کو کیسی خطرناک اور شَرْمناک سازِش کرنے پر تیار کیا لیکن ''خود آپ اپنے دام میں صَیّاد آ گیا'' کے مِصْداق وہ اپنے ہی پھیلائے ہوئے جال

میں پھنس کر موت کے منہ میں جا پہنچا۔ نیز اِس حِکایت سے یہ دَرْس بھی ملا کہ کسی کی نعمتیں یا فضیلتیں دیکھ کر دل نہیں جلانا چاہئے اور نہ ہی اُس سے نعمتوں کے چھن جانے کی تمنّا کرنی چاہئے کیونکہ اسے یہ سب کچھ دینے والا ہمارا خالِق ومالِک عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ بے نیاز ہے جس کو چاہے جتنا چاہے نَواز دے، ہم کون ہوتے ہیں اس کی تقسیم پر اِعتراض یا شکوہ کرنے والے!

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یاربّ (وسائل بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

باطِنی گناہوں کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو اس دنیا میں اپنے اپنے حصے کی زندگی گزار کر جہانِ آخرت کے سفر پر روانہ ہوجانا ہے۔ اس سفر کے دوران ہمیں قبر و حشر اور پُلْ صِراط کے نازُک مرحلوں سے گزرنا پڑے گا، اس کے بعد جنت یا دوزخ ٹھکانہ ہوگا۔ اس دنیا میں کی جانے والی نیکیاں دارِ آخرت کی آبادی جبکہ گناہ بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ جس طرح کچھ نیکیاں ظاہِری ہوتی ہیں جیسے نماز اور کچھ باطِنی مثلاً اِخلاص، اسی طرح بعض گناہ بھی ظاہری ہوتے ہیں جیسے قتل اور بعض باطِنی مثلاً تکبُّر! اس پُر فِتَن دور میں اَوّل تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بہت ہی کم ہے اور جو خوش نصیب اسلامی بھائی گناہوں کے عِلاج کی کوششیں کرتے بھی ہیں تو ان کی زیادہ تر توجُّہ ظاہری گناہوں سے بچنے پر ہوتی ہے، ایسے میں باطِنی گناہوں کا عِلاج

نہیں ہو پاتا حالانکہ یہ ظاہری گناہوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ ایک باطِنی گناہ بے شمار ظاہری گناہوں کا سبب بن سکتا ہے مثلاً قتل، ظُلم، غیبت، چغلی، عیب دَری جیسے گناہوں کے پیچھے کینے اور کینے کے پیچھے غصّے کا ہاتھ ہونا ممکن ہے۔ چنانچِہ اگر باطِنی گناہوں کا تسلّی بَخش عِلاج کرلیا جائے تو بہت سے ظاہری گناہوں سے بچنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے حد آسان ہوجائے گا۔ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: ظاہری اَعمال کا باطِنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلُّق ہے۔ اگر باطِن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیا اور تکبُّر وغیرہ عیوب سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔ (منہاج العابدین، ص۱۳ ملخصًا) چنانچِہ ہر اسلامی بھائی پر ظاہری گناہوں کے ساتھ ساتھ باطِنی گناہوں کے عِلاج پر بھی بھرپور توجُّہ دینا لازم ہے تاکہ ہم اپنے دارِ آخرت کو ان کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ باطِنی گناہوں میں سے ایک گناہ **حَسَد** بھی ہے جس کے بارے میں عِلْم ہونا فَرْض ہے چنانچِہ **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: "**مُحَرَّمَاتِ باطِنِیّہ** (یعنی باطِنی ممنوعات مَثَلاً) **تکبُّر و رِیا و عُجب** وحَسَد وغیرہا اور اُن کے **مُعالَجات** (یعنی عِلاج) کہ ان کا عِلْم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم **فرائض** سے ہے۔"

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج۲۳، ص ٦٢٤)

اِس وَقت جو کتاب آپ کے سامنے ہے اس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری مدظلہ العالی نے ''**حَسَد**'' رکھا ہے، ہم نے اس کتاب میں حَسَد کی تعریف، اَقسام، نقصانات، اَسباب، علامات اور عِلاج وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات دلچسپ پیرائے میں فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ **10** قرآنی آیات، **39** احادیثِ مبارکہ، بُزرگانِ دین کے **39** فرامین، **10** حکایات، دومَدَنی بہاریں اور بے شمار مَدَنی پھول اس کتاب کی زینت ہیں۔ آخر میں حَسَد کی معلومات کا خُلاصہ بھی دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ اس کتاب کو ترتیب دینے میں بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کی تالیفاتِ بابرکات بالخصوص اِمام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کی تصنیف احیاءُ العلوم سے بھرپور اِستفادہ کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری مدظلہ العالی کی کُتُب ورسائل سے ضَرورتاً موادنَقل کیا ہے جس کا حتی المقدور حوالہ بھی دے دیا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ! یہ کتاب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں دونوں کے لئے یکساں مُفید ہے۔ اسے نہ صِرف خود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللّٰہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافِر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کُتُب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۹ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ 31 مئی 2012ء

آپس میں حَسَد نہ کرو

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض وعَداوَت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ج۴، الحدیث: ۶۰۶۶، ص۱۱۷)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بدگمانی، حَسَد، بُغْض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاوٴ۔ (مراۃ المناجیح ج۶، ص۶۰۸)

تکبر ، رِیا کاری و جھوٹ ، غیبت
سے بھی اور حَسَد سے بچایا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کسے کہتے ہیں؟

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الخامس عشر، ج۱، ص۶۰۰، ۶۰۱) حَسَد کرنے والے کو ''حاسِد'' اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے ''محسود'' کہتے ہیں۔

حَسَد کی چند مثالیں

۞ کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر جلنا کُڑھنا اور یہ تمنا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا ڈکیتی ہوجائے یا اس کی دُکان ومکان میں آگ لگ جائے اور یہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہوجائے، یا ۞ کسی کو اعلیٰ دینی یا دنیاوی مَنصَب ومرتبے پر فائز دیکھ کر دل جلانا اور یہ تمنا کرنا کہ اس سے کوئی ایسی غَلَطی سَرزَد ہو کہ یہ مقام ومرتبہ اس سے چِھن جائے اور یہ ذلیل ورُسوا ہوجائے، یا ۞ یہ خواہش رکھنا کہ فُلاں ہمیشہ تنگ دَسْت ہی رہے کبھی خوشحال نہ ہو، یا ۞ فُلاں کو کبھی کوئی عزت ومرتبہ نہ ملے وہ ہمیشہ ذِلّت کی چکی میں ہی پِستا رہے، اِس مذموم خواہش کا نام حَسَد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کو حَسَد کیوں کہتے ہیں؟

''حَسَد'' کا لفظ ''حَسْدَلٌ'' سے بنا ہے جس کا معنی چیچڑی (جوں کے مشابہ قدرے لمبا کیڑا) ہے، جس طرح چیچڑی انسان کے جِسْم سے لپٹ کر اس کا خون پیتی رہتی ہے اسی طرح حَسَد بھی انسان کے دل سے لپٹ کر گویا اس کا خون چُوستا رہتا ہے اس لئے اسے حَسَد کہتے ہیں۔ (لسان العرب، باب الحاء، ج۱،ص۸۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد باطِنی بیماریوں کی ماں ہے

غصّے کی کوکھ سے کینہ اور کینے کے بَطن سے حَسَد جنم لیتا ہے کیونکہ جب

انسان کوکسی پر غصہ آتا ہے تو وہ زبان ہاتھ یا آنکھوں وغیرہ سے اس کا اِظہار کرتا ہے یا پھر رضائے الٰہی کے لئے اسے پی لیتا ہے لیکن اگر کسی رُکاوٹ کی وجہ سے اپنا غصہ سامنے والے پر ''اُتار'' نہ سکے بلکہ اپنے دل میں دَبا لے تو وہ غصہ اندر ہی اندر کینے اور حَسَد میں تبدیل ہو جاتا ہے اور حَسَد سے بدگُمانی وشَماتت جیسی بہت سی ظاہری و باطِنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے حَسَد کو ''اُمُّ الْاَمْرَاض (یعنی بیماریوں کی ماں)'' کہا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: حاسد کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے لیکن وہ پتھر دشمن کو لگنے کے بجائے پلٹ کر پھینکنے والے شخص کی سیدھی آنکھ پر لگے اور وہ پُھوٹ جائے اب غصہ اور زیادہ ہو، دوسری بار اور زور سے پتھر پھینکا لیکن اس بار بھی دشمن کو نہ لگا بلکہ پلَٹ کر اسی کو لگا اور دوسری آنکھ بھی پُھوٹ گئی، تیسری بار پھر پھینکا اس مرتبہ سر ہی پھَٹ گیا اور دشمن سلامت رہا۔ پتھر پھینکنے والے کے دوسرے دشمن اسے اس حال میں دیکھ کر اس پر ہنستے ہیں، حاسِد کا بھی یہی حال ہے شیطان اُس سے اِسی طرح مذاق کرتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، ج۲،ص۶۱۴)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھُڑا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد ،غیرت اور رَشک میں فرق

ہرحَسَد ایک سا نہیں ہوتا بلکہ اس کی چار قسمیں ہیں جن کا الگ الگ شرعی حُکم ہے، لہٰذا جب بھی دل میں کسی کی نعمت چِھن جانے کی خواہش پیدا ہو تو خوب اچھی طرح غور کر لیجئے کہ یہ خواہش حَسَد کی کونسی قِسْم کے تحت آتی ہے ۔ان اَقسام کی وضاحت کرتے ہوئے **مُفَسِّرِشَہِیر** ،حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی جلد **1** صفحہ **614** پر لکھتے ہیں: **حَسَد کے چار دَرَجے** ہیں:

﴿پہلا﴾ یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کی **نعمت** کا زَوال چاہے کہ خواہ مجھے نہ ملے مگر اس کے پاس سے جاتی رہے،اس قسم کا حَسَد مسلمانوں پر **گناہِ کبیرہ** ہے اور کافر وفاسق کے حق میں جائز مثلاً کوئی مالدار اپنے مال سے کُفْر یا ظُلْم کررہا ہے اُس کے مال کی اِس لئے بربادی چاہنا کہ دُنیا کُفْر وظُلْم سے بچے، **''جائز''** ہے(اس کوغیرت بھی کہتے ہیں)۔

﴿دوسرا﴾ دَرَجہ یہ ہے کہ حاسِد دوسرے کی **نعمت** خود لینا چاہے کہ فُلاں کا باغ یا اُس کی جائداد میرے پاس آجائے یا اُس کی رِیاست کا میں مالِک بنوں ، یہ حَسَد بھی مسلمانوں کے حق میں **حرام** ہے۔ **﴿تیسرا﴾** درجہ یہ ہے کہ حاسِد اس **نعمت** کے حاصِل کرنے سے خود تو عاجز ہے اس لئے آرزو کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس بھی نہ رہے تا کہ وہ مجھ سے بڑھ نہ جائے یہ بھی **منع** ہے ۔ **﴿چوتھا﴾** دَرَجہ یہ ہے کہ وہ تمنّا کرے کہ یہ **نعمت** اوروں کے پاس بھی رہے مجھے بھی مل جائے یعنی اوروں کا زَوال نہیں چاہتا اپنی تَرَقّی کا خواہش مند ہے اسے غِبْطَہ (یعنی رشک) یا تَنافُس (یعنی للچانا) کہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج۱،ص ۶۴۹ تا ۶۵۱ ملخصًا)

رشک کی مختلف صورتیں

رَشک (یعنی غِبطہ) کبھی واجِب ہوتا ہے کبھی مُسْتحب اور کبھی جائز۔ اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ رَشک دینی نعمتوں پر ہوگا یا دنیاوی نعمتوں پر! پھر اگر یہ دینی نعمت ایسی ہو جس کا حاصِل کرنا اِس شخص پر بھی واجِب ہے تب تو اِسے اُس نعمت پر رشک کرنا **واجِب** ہے جیسے باجماعت نماز اور رمضان کے روزوں کی پابندی کرنا، کیونکہ اگر یہ بھی اس جیسا نمازی و روزہ دار نہ ہونا چاہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بے نمازی و روزہ خور رہنے پر خوش ہے جس سے گناہ پر راضی رہنا لازم آئے گا اور یہ **حرام** ہے، اور اگر اس دینی نعمت کا تعلُّق فرائض و واجبات سے نہیں فضائل سے ہو تو اس صورت میں رشک **مستحب** ہے جیسے **ذِکْرُ اللہ** کرنا، دُرود پاک پڑھنا، نوافِل ادا کرنا، راہِ خدا میں خَرچ کرنا اور سنتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنا وغیرہ، اور اگر وہ نعمت ایسی ہے جسے حاصِل کرنا جائز ہے جیسے نکاح تو اس میں رشک کرنا **جائز** ہے، پھر اگر یہ رشک دنیاوی نعمتوں میں ہو جیسے خوبصورت مکانات، کپڑے، گاڑیاں اور زیورات وغیرہ تو ایسا رشک **معاف** ہے۔

(احیاءعلوم الدین، کتاب ذم الغضب، ج ۳، ص ۲۳۶ ملخصاً والزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول، ج ۱، ص ۱۲۵ ملخصاً)

رشک ہے یا حَسَد؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کیسے پتا چلے گا کہ ہمارے دل میں کسی کے لئے رشک ہے یا حَسَد؟ کیونکہ ممکن ہے جسے ہم رشک سمجھیں وہ حَسَد ہو جو ہمیں برباد

کردے! تو اس کی کسوٹی (یعنی پرکھنے کا معیار) یہ ہے کہ اگر کسی اسلامی بھائی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر آپ کے دل میں آئے کہ کاش ایسی ہی نعمت مجھے بھی مل جائے لیکن یہ بھی اس سے محروم نہ ہو تو یہ **رَشک** ہے لیکن اگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دل میں آئے کہ اگر مجھے نہ ملے تو اس کے پاس بھی نہ رہے تو سنبھل جایئے کہ یہ **حَسَد** ہے جو حرام اور **جہنَّم میں لے جانے والا کام** ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب، ج۳، ص۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قابلِ رشک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَسَد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر **ایک** وہ شخص جسے خدا عَزَّوَجَلَّ نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تِلاوت کرتا ہے، اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُس کی طرح عمل کرتا۔ **دوسرا** وہ شخص کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خَرْچ کرتا ہے، کسی نے کہا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُسی کی طرح عمل کرتا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، ج۳، ص۴۱۰، الحدیث:۵۰۲۶)

صَدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اِرشاد فرماتے ہیں: (یہاں) **حَسَد** سے مراد غِبطہ ہے جس کو لوگ رَشک

کہتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حَسَد میں یہ آرزو ہوتی ہے، اسی وجہ سے حَسَد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں۔ (مزید لکھتے ہیں:) یہی دو چیزیں غِبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غِبطہ اِن پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر، واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ بِالصَّواب۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ ۱۶، ص ۵۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ محبوبی پر رشک کریں گے

اللہ تعالٰی نے ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی شانِ رِفْعت عطا فرمائی ہے کہ میدانِ محشر میں اس کی ایک جھلک دیکھ کر سب رشک کریں گے، چنانچہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیامت کے حالات بیان کرتے ہوئے یہ بھی اِرشاد فرمایا: میں اُس مقام پر کھڑا ہوں گا کہ مجھ پر اگلے اور پچھلے رَشک کریں گے۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقائق، ج۲، ص۴۱۹، الحدیث: ۲۸۰۰)

یعنی مقامِ محمود عرشِ اعظم کے داہنے طرف، وہ خاص ہمارا مقام ہے جس پر سارے انبیاء واولیاء رشک فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ دینی عظمت پر رشک کرنا اچھی چیز ہے حَسَد بُری چیز۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۹ ص۵۶۲ ملخصاً ومراۃ المناجیح، ج۷، ص۴۶۱)

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

صحابہ کرام نیکیوں میں رشک کیا کرتے تھے

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجر فقراء نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عَرض کی: مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے! فرمایا: وہ کیسے؟ عَرض کی: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں مگر وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو سوائے اس کے جو تمہارے جیسا عمل کرے! عَرض کی: ہاں! یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو (یعنی سُبْحٰنَ اللہ، اَللہُ اَکْبَر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو)۔ حضرتِ سیِّدُ نا ابو صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ پھر مہاجر فقراء حضور انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لَوٹے اور عَرض کی: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں نے سُن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا! تب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یعنی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر...الخ، ص ۳۰۰، الحدیث: ۵۹۵)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ

پاک کے اس حصے کہ ''مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے!'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہمارے مُقابِل درجات میں بڑھ گئے اور جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے مُستَحِق ہو گئے، اس میں نہ تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کی شکایت ہے اور نہ مالداروں پر حَسَد بلکہ اُن پر رشک ہے، دینی چیزوں میں رشک **جائز** ہے یعنی دوسروں کی سی نعمت اپنے لئے بھی چاہنا، حَسَد **حرام** ہے یعنی دوسروں کی نعمت کے زَوال کی خواہش۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۱۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مؤذنین ہم سے بڑھ جائیں گے

نیکیوں پر رَشک کی ایک اور روایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُؤَذِّنِین (یعنی اذان دینے والے) ہم سے (ثواب میں) بڑھ جائیں گے! سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جیسے وہ (اذان کے کلمات) کہتے ہیں تم بھی کہہ لیا کرو، جب فارِغ ہو جاؤ تو دُعا کرو، دیئے جاؤ گے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب مایقول اذا سمع المؤذن، ج۱، ص۲۲۱، الحدیث: ۵۲۴)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قیامت میں ہم ان کے درجے تک نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ تمام عبادات میں ہم اور وہ برابر ہیں اور اذان میں وہ ہم سے بڑھے ہوئے (ہیں)، معلوم ہوا کہ **دینی کاموں میں رشک جائز بلکہ کبھی عبادت ہے**۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۴۱۹)

کم سامان والے پر رشک

حضرتِ سیِّدُ نا ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ آخرالزّ مان، شہنشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''میرے دوستوں میں زیادہ قابلِ رشک میرے نزدیک وہ مسلمان ہے جو کم سامان والا نماز کے بڑے حصہ والا ہو، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت خوب اچھی طرح کرے اور خُفیہ اس کی اِطاعت کرے اورلوگوں میں چُھپا ہوا رہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اِشارے نہ کئے جائیں، اس کا رِزْق بقدرِ ضرورت ہو اس پر صبر کرے۔'' پھر فرمایا: اس کی موت جلد آجائے، اس پر رونے والیاں کم ہوں اور اس کی میراث تھوڑی ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الزہد، ج۴، ص۱۵۵، الحدیث:۲۳۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدکار پر رشک نہ کرو

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَتِہٖ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا ھُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ یعنی تم کسی بدکار پر کسی نعمت کی وجہ سے رشک نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کس چیز سے ملے گا۔ (شرح السنۃ للبغوی، کتاب الرقاق، ج۷، ص۳۲۴، الحدیث:۳۳۹۸)

یہاں نعمت سے مراد دنیاوی نعمت ہے جیسے اولاد، مالِ ظاہری، دنیاوی عزت اورحکومت وغیرہ یعنی اگر کسی بدکار سیاہ کار کو یہ نعمتیں مل جائیں تو تم اس پر رشک

نہ کرو یہ خیال نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی وخوش ہے۔اس کے لیے یہ نعمتیں بعدِ موت مصیبت بن جائیں گی جن سے اس کے عذاب میں اور زیادتی ہوگی لہٰذا یہ نعمت راحت کی شکل میں عذاب ہے۔(مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا رشک کن چیزوں میں ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایات وحکایات سے ہمیں یہ دَرْس ملا کہ رشک تقویٰ و پرہیز گاری پر ہونا چاہیے نہ کہ مالداری پر! اب ہمیں خود پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کن چیزوں میں رشک کرتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی کا عالیشان بنگلہ، شاندار گاڑی، بینک بیلنس، نوکر چاکر اور دیگر سہولیات وآسائشات اور تعیّشات دیکھ کر ہمارے دل میں بھی ان چیزوں کے حُصُول کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے؟ بلکہ ہم تَن مَن دَھن سے ان چیزوں کے حُصُول میں کوشاں بھی ہو جاتے ہیں؟ لیکن ذرا سوچ کر بتایئے کہ کیا کبھی ایسا بھی ہوا کہ کسی مسلمان کو نماز، روزے اور دیگر فرائض وواجِبات کی پابندی کرتے دیکھ کر ہمارے دل میں بھی اُس جیسا بننے کی تمنا پیدا ہوئی ہو؟ کسی اسلامی بھائی کو سُنَن ومستحبات مثلاً تِلاوتِ قران، تہجُّد، اِشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافِل کی پابندی کرتا دیکھ کر ہمیں اس کی پیروی کرنے کا جذبہ ملا ہو؟ کسی کو دُرود پاک کی کثرت کرتا دیکھ کر ہمارا بھی دُرود شریف پڑھنے کو جی چاہا ہو؟ کسی کو صدقہ وخیرات کرتے دیکھ کر ہمارا بھی راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا ذہن بنا ہو؟ کسی

عاشقِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کا مسافر بنتے دیکھ کر ہم نے بھی راہِ خدا میں سفر کرنے کی نیت کی ہو؟ یاد رکھئے! دنیا کا مال واَسباب اس لائق ہی نہیں کہ اس پر رشک کیا جائے کیونکہ یہ تو یہیں دنیا ہی میں رہ جائے گا، آخرت کی عالیشان نعمتیں اسی کو ملیں گی جس نے دنیا میں نیکیوں کا خزانہ جمع کیا ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ دنیاوی نعمتوں پر للچانے کے بجائے انعاماتِ آخرت پانے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ ؎

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اورنیکیوں کا خزانہ اکٹھا کرنے کا مَدَنی ذہن بنانے کے لئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے، سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہر مہینے تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اور نیک بننے کے نُسخے یعنی **مَدَنی انعامات** کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کر کے ان انعامات پر پابندی سے عمل کے ساتھ ساتھ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروادیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے، چنانچہ

میں چرس اور شراب کا عادی تھا

لَودھراں (پنجاب) کے نَواحی علاقے کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 25سال) نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی تفصیل کچھ یوں بیان کی کہ میں بے نمازی تھا، میرا کوئی کام ڈھنگ کا نہ تھا، سارا دن مذاق مَسْخری کرتے اور قہقہے مارتے ہوئے گزر جاتا۔ غَلَط دوستوں کی صُحبت نے مجھے ایسا بگاڑا کہ میں **چَرس** اور **شراب** کے نشے کا عادِی ہوگیا۔ صبح اُٹھتے ہی شراب حاصِل کرنے کے لئے کوشاں ہوجاتا۔ میری بُری عادتوں نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا، پولیس بھی میری تلاش میں رہتی۔ اس صورت حال سے میرے گھر والے سخت پریشان تھے لیکن مجھے کب کسی کی پرواہ تھی! اتنا ضرور تھا کہ رمضان کے مہینے میں بہت سارے لوگوں کی طرح میں کم از کم جُمعہ کی نماز تو پڑھ ہی لیتا تھا۔ ایک دن نمازِ جمعہ کے بعد ایک اسلامی بھائی نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے دس دن کے اِعتکاف میں بیٹھنے کی دعوت پیش کی۔ میری خوش نصیبی کہ میں نے وہ دعوت قبول کر لی اور فیضانِ مدینہ (جلال پور، پیر والا) میں ہونے والے اِعتکاف میں شریک ہوگیا۔ جب مجھے عاشِقانِ رسول کی صُحبت میسّر آئی اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیانات سننے کا موقع ملا تو مجھے بڑی شِدّت سے یہ اِحساس ہوا کہ میں کتنا بُرا انسان ہوں۔ ضمیر کی مَلامت نے مجھے توبہ پر مائل کیا اور میں نے **دورانِ اعتکاف ہی نشے و دیگر گناہوں سے توبہ کرلی**، چہرے پر داڑھی شریف سجانے کی نیت کرلی اور سبز عمامے سے سرسبز

کرلیا۔مَدَنی کام کرتے کرتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ڈویژن مُشاوَرت میں حفاظتی اُمور کے خادِم کی ذِمّہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف

نیکیوں میں تمنّا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی قسمیں

اگر حاسِد کو طاقت مل جائے تو وہ محسود کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا بس نہ چلے تو حسد کی مَشَقَّت اور بیماری کی وجہ سے خود کو برباد کر لیتا ہے ۔ بہرحال حَسَد میں مبتلا ہونے والوں کی بنیادی طور پر چار قسمیں ہیں: ﴿پہلا﴾ وہ شخص جو محسود سے اُس نعمت کے زائل ہونے کی تمنا اپنے دل میں بٹھا لے اور اپنے سینے کو حَسَد سے پاک کرنے کے لئے کوئی کوشِش نہ کرے تو ایسا شخص حَسَد کو اپنے دل پر جما لینے کی وجہ سے **گناہ گار** ہوگا، ﴿دوسرا﴾ وہ جو محسود سے اُس نعمت کو زائل کرنے کی کوشِش بھی کرے، ایسا شخص حاسِد کے ساتھ ساتھ **ظالم** بھی ہوگا اور اسے دُگنا(Double) گناہ ہوگا، ﴿تیسرا﴾ وہ شخص جو صِرف اپنی بے بسی کی وجہ سے محسود سے زوالِ نعمت کے لئے کوئی کوشِش نہ کر سکے لیکن اگر اُس کا بس چلتا تو ضرور کوشِش کرتا، ایسا شخص بھی **گناہ گار** ہے اور ﴿چوتھا﴾ وہ شخص جو خوفِ خدا و فکرِ آخرت کی وجہ سے محسود کے بارے میں ہر اُس کام سے باز رہے جس سے شریعت نے روکا ہے اور نہ ہی اپنے حَسَد کو

ظاہر کرے بلکہ زوالِ نعمت کی تمنا کو بُرا جانتے ہوئے اپنے دل سے حَسَد کو خَتْم کرنے کے لئے کوشاں رہے تو ایسا شخص **معذور** ہے کیونکہ وہ اپنے نفسانی جذبات کو مکمل طور پر خَتْم کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ (ماخوذ از فتح الباری، ج۱۱ص۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے شیطان نے حَسَد کیا تھا

حَسَد شیطانی کام ہے کیونکہ سب سے پہلا آسمانی گناہ حَسَد ہی تھا اور یہ شیطان نے کیا تھا جیسا کہ حضرت علّامہ جلالُ الدین سُیوطی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: رب تعالٰی کی پہلی نافرمانی جس گناہ کے ذریعے کی گئی وہ حَسَد ہے، اِبلیس مَلْعُون نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کوسجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حَسَد کیا، لہٰذا اِسی حَسَد نے اِبلیس کو **اللہ** ربُ العٰلمین کی نافرمانی پر اُبھارا۔ (الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، سورۃ البقرۃ..... تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۱۲۵)

شیطان کے اَنجام سے عبرت پکڑو

حضرتِ علامہ عبدُ الوہاب شَعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ جسے **اللہ** تعالٰی نے تجھ پر برتری دی ہے اس سے حَسَد کرنے سے پرہیز کرو ورنہ تجھے حق تعالٰی اس طرح مَسْخ کردے گا جس طرح اس نے اِبلیس کو صورتِ مَلکی سے صورتِ شیطانی میں مَسْخ کردیا جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام سے حَسَد کیا اور سجدے سے اِنکار کیا اور اُن پر اپنی بڑائی ظاہر کی۔ (الطبقات الکبرٰی للشعرانی، الجزء الثانی ص۶۷)

حَسَد شیطان کا ہتھیار ہے

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرکے شیطان خود تو تباہ وبرباد ہو چکا، اب وہ دوسروں کی تباہی و بربادی کے دَرپے ہے اور حَسَد اس کا ایک اہم ہتھیار ہے، چنانچہ جب حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم پر پانی کا عذاب آنے سے پہلے بحکمِ خداوندی ہر جنس کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا اور خود بھی سوار ہوئے تو آپ نے ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا: تمہیں کس نے کشتی میں سوار کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں وَسْوَسے ڈالوں تاکہ اس وَقْت ان کے دل میرے ساتھ اور بدن آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! سفینے سے اُتر جا کیونکہ تو مَرْدُود ہے۔'' تو شیطان نے کہا: ''میں لوگوں کو پانچ چیزوں سے ہلاکت میں ڈالتا ہوں، تین چیزیں تو آپ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو ابھی بتا سکتا ہوں مگر دو نہیں بتاؤں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا نوح (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی طرف وحی فرمائی: ''آپ اس سے کہئے کہ مجھے تین سے آگاہی کی ضرورت نہیں تُو مجھے صِرْف وہی دو بتادے۔'' شیطان کہنے لگا: وہ دو ایسی ہیں جو مجھے کبھی جھوٹا نہیں کرتیں اور نہ ہی کبھی ناکام لوٹاتی ہیں اور انہیں سے میں لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حَسَد ہے اور دوسری حِرْص! اسی حَسَد کی وجہ سے تو میں راندۂ دَرگاہ اور ملعون ہوا ہوں اور حِرْص کے باعث آدم (علیہ السلام) کو ممنوعہ چیز کی خواہش پیدا ہوئی

اور میرا وار کامیاب ہوگیا۔(تفسیر حقی، سورۂ ھود، تحت الآیۃ:۴۰، ج۴، ص۱۲۷)

نفس وشیطان ہوگئے غالب

ان کے چنگل سے تُو چُھڑا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کے نقصانات

حَسَد کی جوصورتیں ناجائز یاممنوع ہیں ان کا دنیا یا آخرت میں کچھ بھی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے مگر حیرت ہے حاسِد کی نادانی پر کہ وہ پھر بھی اس رَوگ کو پالتا ہے! **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: حَسَد کی برائی محتاج بیان نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ج۲۴، ص۴۲۷) ایک اور جگہ لکھتے ہیں: حَسَد ایسا مرض ہے جس کو لاحق ہوجائے ہلاک کردیتا ہے(فتاویٰ رضویہ، ج۱۹، ص۴۲۰) بہرحال حَسَد کرنے والےکو 11 نقصانات کا سامنا ہوسکتا ہے: (۱)اللّٰہ ورسول کی ناراضی (۲) ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ (۳) نیکیاں ضائع ہوجانا (۴) مختلف گناہوں میں مبتلا ہوجانا (۵) نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا (۶) دُعا قبول نہ ہونا (۷) نُصرتِ الٰہی سے محرومی (۸) ذِلّت ورُسوائی کا سامنا (۹) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجانا (۱۰) خود پر ظُلم کرنا (۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخِلہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

١ اللہ ورسول کی ناراضگی

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو راضی کرنا دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیوں اور ناراض کرنا ہزار ہا بربادیوں کا سبب ہے۔ ایسے میں کون سا مسلمان **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی مَول لینے کی جرأت کرے گا مگر حاسِد کی بے وقوفی دیکھئے کہ وہ یہ اَحمقانہ کام کر گزرتا ہے اور حَسَد کر کے رب تعالٰی کی ناراضی کا شکار ہوجاتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی مخالفت کر کے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لادتا ہے اوراس کی نعمتوں کا دشمن قرار پاتا ہے، چنانچہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں۔'' عَرض کی گئی: ''وہ کون ہیں؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جو لوگوں سے اس لئے حَسَد کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فَضل وکَرَم سے اُن کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ج۱، ص ۶۴۵ والزواجر، ج۱، ص ۱۱۴)

حاسِد اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مقابلہ کرتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابواللّیث نَصر بن محمد سَمَرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''تنبیہ الغافلین'' میں نقل کرتے ہیں: حاسِد، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ پانچ طرح سے مقابلہ کرتا ہے: (۱) ہر اس نعمت پر غصہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو ملتی ہے (۲) وہ تقسیمِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) پر ناراض ہوتا ہے یعنی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کہتا ہے کہ ایسی تقسیم کیوں

کی؟(۳) وہ فَضلِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) پر بُخل کرتا ہے(۴) وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست (یعنی محسود) کو رُسوا کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ نعمت اس سے چِھن جائے (۵) وہ اپنے دوست یعنی اِبلیس کی مدد کرتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص۹۷)

حاسِد گویا اللہ تعالیٰ پر اِعتراض کرتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: حَسَد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حَسَد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اِعتراض کر رہا ہے کہ فُلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے؟ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کوئی اِعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ج۳، ص۲۴۳)

کس کے دَر پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہوگیا یاربّ (وسائل بخشش ص۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاسِد سے اپنی بیزاری کا اِظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے: لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْحَسَدٍ وَلَا نَمِیْمَۃٍ وَلَا کَھَانَۃٍ وَلَا اَنَا مِنْہُ یعنی حَسَد کرنے والے، چُغلی کھانے والے اور کاہِن کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلّق نہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، الحدیث: ۱۳۱۲۶، ج۸، ص۱۷۲)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم

جسے نبی نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢ ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ

ایمان ایک اَنمول دولت ہے اور ایک مسلمان کے لئے ایمان کی سلامتی سے اہم کوئی شے نہیں ہوسکتی لیکن اگر وہ حَسَد میں مبتلا ہوجائے تو ایمان کو خطرات لاحق ہوجاتے ہیں، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں پچھلی اُمّتوں کی بیماری حَسَد اور بُغْض سرایت کرگئی ، یہ مُونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ بال مُونڈتی ہے لیکن یہ دین کو مُونڈ دیتی ہے۔ (سنن الترمذی، ج۴،ص۲۲۸،الحدیث:۲۵۱۸)

مُفَسّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ دین وایمان کو جڑ سے خَتْم کردیتی ہے کبھی انسان بُغْض وحَسَد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے شیطان بھی انہیں دو بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶،ص۶۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے

نبیِ پاک صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان

ہے: اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ یعنی حَسَد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے، جیسے ایلوا، شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۲۳۲، الحدیث: ۳۸۱۹)

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ حسد کے ایمان میں فساد پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایمان کے کمال اور تمام نیکیوں کو برباد کرتا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ حسد سرے سے ایمان کو لے جاتا اور اسے فنا کر دیتا ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکاۃ، ج۸، ص۷۷۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ایلوا ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس ہے، سخت کڑوا ہوتا ہے اگر شہد میں مل جائے تو تیز مٹھاس اور تیز کڑواہٹ مل کر ایسا بدترین مزہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا چکھنا مشکل ہوجاتا ہے، نیز یہ دونوں مل کر سخت نقصان دہ ہوجاتے ہیں۔ اکیلا شہد بھی مُفید ہے اور اکیلا ایلوا بھی فائدہ مند، مگر مِل کر کچھ مُفید نہیں بلکہ مُضِر ہے جیسے شہد و گھی ملا کر کھانے سے بَرَص کا مَرَض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، یوں ہی مچھلی اور دودھ۔

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۶۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: لَایَجْتَمِعُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ یعنی مومن کے

دل میں ایمان اور حَسَد جمع نہیں ہوتے۔ (شعب الایمان، ج ۵ ص ۲۶٦، الحدیث ٦٦۰۹)

بوقتِ نزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یاربّ (وسائل بخشش ص ۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہودی حَسَد کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے

پارہ 1 سورۂ بقرہ کی آیت 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۹۰ (پ ١، البقرۃ: ٩٠)

ترجَمۂ کنزالایمان: کس بُرے مولوں اُنہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اُتارے سے منکر ہوں اس کی جَلَن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اُتارے، تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی آدمی کو اپنی جان کی خَلاصی کے لئے وہی کرنا چاہیئے جس سے رہائی کی اُمید ہو، یہود نے یہ بُرا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اسکی کتاب کے مُنکِر ہوگئے۔ یہود کی خواہش تھی کہ خَتمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حَسَد (کی وجہ) سے مُنکِر ہوگئے اور انواع واَقسام کے غَضَب کے سزاوار ہوئے۔ (خزائن العرفان، ص ۳١)

حسد کرنے والے کا بُرا خاتمہ

حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عیاض** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرزّاق اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: **''سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔''** پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی[1]۔ وہ بولا: **''میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔''** **بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔** حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلْب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین عُیُوب** کے سبب سے: (۱) **چُغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور (۲) **حَسَد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) **شراب نَوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (منہاجُ العابدین، ص۱۵۱)

مدینہ

[1] مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلمہ شریف کا وِرد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اپنے رسالے ''بُرے خاتمے کے اسباب'' کے صفحہ 8 پر لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خدا سے لرز اُٹھیئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بےکس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! **چُغلی**، **حَسَد** اور **شراب نوشی** کے سبب ولیٔ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ صَدرُالشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت **مَعاذَاللہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حُکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقْل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(بہارِ شریعت ج ۱، حصہ ۴، ص ۸۰۹ بحوالہ درمختار ج ۳، ص ۹۶)

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بہت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ نزع کے وَقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرمائیں۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص ۲۹)

نَزع کے وَقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۳ نیکیاں ضائع ہو جانا

آخرت کی نعمتیں پانے کے لئے نیکیوں کا خزانہ پاس ہونا بے حد ضروری ہے مگر اوّل تو شیطان ہمیں نیکیاں کمانے نہیں دیتا اور اگر ہم اُسے پچھاڑ کر تھوڑی بہت نیکیاں جمع کر ہی لیں تو اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ہماری نیکیاں ضائع ہو جائیں لہٰذا وہ ہمیں ایسے گناہوں میں مُبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو نیکیوں کو نِگل جاتے ہیں۔ انہی گناہوں میں سے ایک حَسَد بھی ہے، حَسَد کی نُحوست سے نیکیوں کے خزانے کو گویا گُھن لگ جاتا ہے اور وہ ضائع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حَسَد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔ (سنن ابی داؤد، ج۴، ص۳۶۰، الحدیث: ۴۹۰۳)

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: یعنی تم مال اور دُنیوی عزت وشہرت میں کسی سے حَسَد کرنے سے بچو کیونکہ حاسِد حسد کی وجہ سے ایسے ایسے گناہ کر بیٹھتا ہے جو اس کی نیکیوں کو اسی طرح مٹا دیتے ہیں جیسے آگ لکڑی کو! مثلاً حاسِد محسود کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی نیکیاں محسود کے حوالے کر دی جاتی ہیں، یوں محسود کی نعمتوں اور حاسد کی حسرتوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے! (مرقاۃ المفاتیح ج۸ ص۷۷۲ ملخصًا)

؎ تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم
پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۲)

٤ مختلف گناہوں میں مبتلا ہوجانا

بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا عِلاج اگر وَقت پر نہ کیا جائے تو وہ مزید بیماریوں کا سبب بنتی ہیں اسی طرح کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن میں مبتلا ہوکر انسان گناہوں کی دَلدَل میں پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ حَسَد بھی انہی میں سے ایک ہے۔ حَسَد کی وجہ سے انسان غیبت، تُہمت، عیب دَری، چُغلی، جھوٹ، مسلمان کو تکلیف دینا، قَطعِ رحمی، جادو اور شَماتت (یعنی کسی کی پریشانی پر خوشی محسوس کرنا) جیسی مذموم و بے ہُودہ حرکات میں مُلَوَّث ہوجاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو محسود کو قتل تک کرڈالتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ حاسِد ان برائیوں میں کیونکر مبتلا ہوتا ہے۔

حَسَد، غیبت اور تہمت

چونکہ حاسِد کی دِلی خواہش ہوتی ہے کہ محسود سے اس کی نعمتیں چھن جائیں یا اس کے مقام و مرتبے میں کمی واقع ہوجائے، یا اسے فُلاں نعمت ملنے ہی نہ پائے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے وہ محسود کو لوگوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ وہ لوگوں کے سامنے اس کی جھوٹی سچی برائیاں بیان کرتا ہے اور اس پر کیچڑ اُچھالتا ہے لیکن اس کوشش میں خود اس کے اپنے ہاتھ غیبت وتُہمت اور عیب دَرِی کی غَلاظت سے گندے ہوجاتے ہیں اور اسے اِحساس تک نہیں ہوتا ہے کہ وہ خود کو ہلاکت کے لئے پیش کرچکا ہے۔

غیبت کی 20 تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 26 پر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی لکھتے ہیں: قراٰن وحدیث اور اَقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین سے منتخب کردہ **غیبت کی 20 تباہ کاریوں** پر ایک سَرسَری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحَظہ فرمایئے: ۞ **غیبت** ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ۞ **غیبت** بُرے خاتمے کا سبب ہے ۞ بکثرت **غیبت** کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی ۞ **غیبت** سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے ۞ **غیبت** سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ۞ **غیبت** نیکیاں جلا دیتی ہے ۞ **غیبت** کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہوگا، اَلغرض **غیبت گناہِ کبیرہ، قَطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے** ۞ **غیبت** زنا سے سخت تَر ہے ۞ مسلمان کی **غیبت** کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے ۞ **غیبت** کو اگر سَمُندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سَمُندر بدبُودار ہو جائے ۞ **غیبت** کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے ۞ **غیبت** کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا ۞ **غیبت** کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والا قیامت میں کتّے کی

شکل میں اٹھے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنّم کا **بندر** ہوگا ۞ **غیبت** کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنّمی بھی بیزار ہوں گے ۞ **غیبت** کرنے والا سب سے پہلے جہنّم میں جائے گا۔

مجھے غیبتوں سے بچا یاالٰہی بچوں چُغلیوں سے سدا یاالٰہی
کبھی بھی لگاؤں نہ تہمت کسی پر دے توفیقِ صِدق و وَفا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور چُغلی

محسود سے متاثر ہونے والوں کو بدظن کرنا حاسِد کی اوّلین کوشش ہوتی ہے، لگائی بُجھائی کر کے محسود کو بدنام کرنا اس کے لئے باعثِ سکون ہوتا ہے چنانچہ وہ محبتوں کی قینچی ''چُغلی'' کو اِستعمال کرتا ہے اور اپنے کندھوں پر ایک اور گناہ کا بوجھ لاد لیتا ہے۔ چُغل خور کے عبرت ناک اَنجام کی ایک لَرزہ خیز روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ نبیِ آخرالزّمان، شَہَنشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار طرح کے جہنّمی جو کہ **حَمِیم** اور **جَحِیم** (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ھلاکت) مانگتے ہونگے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنّمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ ''بد بخت'' لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی

غیبت کرتا) اور **چُغلی** کرتا تھا۔ (الغیبۃ والنمیمۃ لابن ابی الدنیا ص۸۹ رقم ۴۹)

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی

تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور جھوٹ

اگر محسود کے بارے میں مَنْفی تاثر پھیلانے کے لئے کوئی سچی بات نہ ملے تو حاسِد مَذْمُوم مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی زبان کو جھوٹ کی گندگی سے آلودہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا یوں وہ ایک اور جہنم میں لے جانے والے کام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** مُخَرَّجہ جلد اوّل صَفحہ 720 پر ہے: **جھوٹ اور غیبت** مَعنوی نَجاست (یعنی باطنی گندگیاں) ہیں وَلہٰذا **جُھوٹے** کے منہ سے ایسی **بدبو** نکلتی ہے کہ حفاظت کے فِرِشتے اُس وَقْت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے، **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ یعنی جب بندہ **جھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبو سے فِرِشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (سُنَنِ ترمذی ج۳ ص۳۹۲ حدیث ۱۹۷۹)

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج۱، ص۷۲۰)

کتے کی شکل میں بدل جائے گا

مشہور ولیُّ اللہ حضرت سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے

ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ: **غیبت** کرنے والا جہنَّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا، **جھوٹا** دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا اور **حاسِد** جہنَّم میں سُوَر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین،ص ۱۹٤)

میں جھوٹ نہ بُولوں کبھی گالی نہ نِکالوں
اللہ مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور بدگمانی

حاسِد اپنی مَنفی سوچ کی وجہ سے محسود کے ہر کام اور کلام میں بُرے پہلو تلاش کرتا ہے اور بدگُمانی میں مبتلا ہو کر **وادیٔ ہلاکت** میں جا پڑتا ہے کیونکہ اِس ایک گُناہ کی وجہ سے دیگر **کئی گناہ** سَرْ زَد ہو جاتے ہیں مثلاً

(1) اگر سامنے والے پر اِس کا اِظہار کیا تو اُس کی **دِل آزاری** کا قوِی اندیشہ ہے اور **بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے**۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو **اَذِیَّت** دی اس نے مجھے **اَذِیَّت** دی اور جس نے مجھے **اَذِیَّت** دی، پس اس نے **اللّٰہ تعالٰی کو اَذِیَّت** دی۔ (المعجم الاوسط، ج۲،ص۳۸٦،الحدیث ۳٦۰۷)

(2) اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کیا تو **غِیبت** ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا **حرام** ہے۔ قرانِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

(پ ٢٦،الحجرات:١٢)

حجۃ الاسلام اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی (اَلْمُتَوَفّٰی ٥٠٥ھ) ارشادفرماتے ہیں: مسلمانوں سے **بدگمانی** رکھنا شیطان کے **مکروفریب** کی وجہ سے ہوتا ہے، بیشک بعض گُمان گناہ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے بارے میں **بدگمانی** کو دِل پر جمالیتا ہے تو شیطان اس کو اُبھارتا ہے کہ وہ زبان سے اِس کا اِظہار کرے اس طرح وہ شخص **غیبت** کا مُرتکِب ہوکر ہلاکت کا سامان کر لیتا ہے یا پھر وہ اس کے **حُقُوق** پورے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا پھر اُسے حقیر اور خود کو اُس سے **بہتر** سمجھتا ہے اور یہ **تمام چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں**۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۲،ص۸)

(3) بدگُمانی کے نتیجے میں **تَجَسُّس** پیدا ہوتا ہے کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبْر نہیں کرتا بلکہ تَحْقِیْق طَلَب کرتا ہے جس کی وجہ سے اِنسان **تَجَسُّس** میں جا پڑتا ہے اور یہ بھی **ممنوع** ہے۔ **اللہ تعالیٰ** نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوْا

ترجمۂ کنزلایمان: اورعیب نہ ڈھونڈھو۔

(پ،٢٦،الحجرات:١٢)

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان صفحہ 950 پر لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی **عیب جوئی** نہ کرو اور ان کے **چھپے حال کی جُستجو** میں نہ رہو جسے **اللّٰہ** تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چھپایا۔

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور قطع رحمی

اگر محسود حاسِد کے ذِی رحم رشتہ داروں میں سے ہو تو وہ اس سے خیر خواہی کرکے صِلہ رحمی کے تقاضے پورے کرنے کے بجائے قَطع رحمی کی راہ اِختیار کرتا ہے اور خود کو شریعت کا نافرمان ثابت کرتا ہے۔ ''**طبرانی**'' میں حضرتِ سیِّدُ نا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ **ایک بار صُبْح** کے وَقت مَجْلِس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں **قاطِعِ رِحم** (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو **اللّٰہ** کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم **اللّٰہ** تعالیٰ سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دعا قبول نہیں ہوگی) (المعجم الکبیر ج۹ ص۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۷)

حَسَد اور مسلمانوں کو تکلیف دینا

محسود کی تکلیف حاسِد کو راحت دیتی ہے ، اس لئے حاسِد اسے تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا حالانکہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسے تو چاہئے کہ اپنے اسلامی بھائی کو تکلیف سے بچائے ۔ **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے : (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے ۔ (صحیح البخاری ، ج۱ ، ص۱۵ ، الحدیث ۱۰) لیکن حَسَد کا مارا شخص محسود کی تکلیف میں ہی خوشی محسوس کرتا ہے اس لئے موقع ملتے ہی اس سے بدسُلوکی بھی کرتا ہے اور بعض اوقات اس کے خلاف سازشیں کرتا ہے لیکن خود پسِ پردہ رہتا ہے تاکہ محسود کو اس کی حرکتوں کا عِلْم نہ ہوسکے ۔

مسلمان کو تکلیف دینا کیسا ؟

کسی مسلمان کی بِلا وجہ شَرعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ۔ سلطانِ دو جہان صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے : مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے اِیذاء دی اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو اِیذاء دی ۔ (المعجم الاوسط ، ج۲ ، ص۳۸۶ ، الحدیث ۳۶۰۷) **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اِیذاء دینے والوں کے بارے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ کنزالایمان : بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۵۷)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظُلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور جادو ٹونہ

کسی شریر اور بدکار شخص کا مخصوص عمل کے ذَرِیعے عام عادت کے خِلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔ (شرح المقاصد ج۳، ص۳۳۲) محسود کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں حاسِد جادو ٹونہ جیسے قبیح اَفعال بھی کر گزرتا ہے۔ جادو ٹونہ کروانے کے چکر میں بعض مرتبہ وہ خود جعلی جادوگروں اور عامِلوں کے ہتّھے چڑھ جاتا ہے اور اسے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور شماتت

محسود کو تکلیف میں دیکھ کر حاسِد خوشی سے پُھولے نہیں سماتا اور سمجھتا ہے کہ مجھے میری کوششوں کا پھل مل گیا مگر اس نادان کو یہ خبر نہیں ہوتی ہے وہ خود ایک اور

آفت میں مبتلا ہو گیا ہے، چنانچہ ''احیاء العلوم'' میں ہے: حَسَد کی ایک آفت یہ بھی ہے کہ اس میں شَماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اِظہار کرنا بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ (پ ٤، ال عمرٰن: ١٢٠)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: اس آیت میں خوشی سے مراد شَماتت ہے اور حَسَد اور شَماتت ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۳۴)

کہیں تم اس پریشانی میں مبتلاء نہ ہو جاؤ

کسی کا گھر جلتا دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کے گھر کو جلانے والی آگ آپ کے گھر تک بھی پہنچ سکتی ہے، چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ یعنی اپنے بھائی کی پریشانی پر خوشی کا اظہار مت کرو کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس سے نجات دے کر تمہیں اس میں مبتلا نہ فرمادے۔

(جامع الترمذی، ج ۴، ص ۲۲۷، الحدیث: ۲۵۱۴)

حاسِد کب خوش ہوتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں ہر شخص کو راضی کرسکتا ہوں سوائے اس شخص کے جو میری کسی نعمت سے حَسَد کرتا ہے کیونکہ وہ اسی وَقت راضی ہوگا جب وہ نعمت مجھ سے چھن جائے گی۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۱۶)

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور قتل

حَسَد کا مرض بعض اوقات اتنا بگڑ جاتا ہے کہ حاسِد محسود کو قتل ہی کرڈالتا ہے، چنانچہ دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: حَسَد سے بچتے رہو کیونکہ حضرت آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو حَسَد ہی کی بنا پر قتل کیا تھا، لہٰذا حَسَد ہر خطا کی جڑ ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، الحدیث: ۹۳۱۴، ج۳، ص۳۹۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلا قاتل ومقتول

رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتِل قابیل اور سب سے پہلے مقتول حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ یہ دونوں حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

کے فرزند ہیں۔ان کا واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ سیدتنا حوّا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قابیل کا نکاح ''لیوذا'' سے کرنا چاہا جو حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اِقْلِیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار رہوا۔حضرت سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کو سمجھایا کہ اقلیما تمہارے ساتھ پیدا ہوئی ہے اس لئے وہ تیری بہن ہے اُس کے ساتھ تمہارا نکاح نہیں ہوسکتا مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ حُکْم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں رب عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو،جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اِقْلِیما کا حق دار ہوگا۔اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔چنانچہ قابیل نے گیہوں (یعنی گندم) کی کچھ بالیں اور حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔آسمانی آگ نے حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔اس بات پر قابیل کے دل میں بُغْض وحَسَد پیدا ہوگیا اور اس نے حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو قتل کی دھمکی دی۔حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ مُتَّقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے، اگر تو مُتَّقی ہوتا تو

ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔لیکن قابیل پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور موقع پا کر اس نے اپنے بھائی حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قتل کر دیا۔بوقتِ قتل آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر بیس برس کی تھی اور قتل کا یہ حادثہ مکہ مکرمہ میں جبلِ ثور کے پاس یا جبلِ حرا کی گھاٹی میں ہوا اور بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جس جگہ مسجدِ اعظم بنی ہوئی ہے،منگل کے دن یہ سانحہ ہوا۔(واللہ تعالٰی اعلم) جب قابیل نے حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قتل کر دیا تو چونکہ اس سے پہلے کوئی آدمی مرا ہی نہیں تھا اس لئے قابیل حیران تھا کہ بھائی کی لاش کو کیا کروں۔چنانچہ کئی دنوں تک وہ لاش کو اپنی پیٹھ پر لادے پھرا۔پھر اس نے دیکھا کہ دو کوے آپس میں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔پھر زندہ کوے نے اپنی چُونچ اور پنجوں سے زمین کُرید کر ایک گڑھا کھودا اور اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا۔یہ منظر دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مُردے کی لاش کو زمین میں دَفن کرنا چاہئے۔چنانچہ اُس نے قبر کھود کر اس میں بھائی کی لاش کو دَفن کر دیا۔(مدارک التنزیل،المائدۃ،تحت الآیۃ ۳۱،ص ۲۸۲)

قابیل کا عبرت ناک اَنجام

حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کر کے قابیل کیسا برباد ہوا اس کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے: قابیل جو بہت ہی گورا اور خوبصورت تھا، بھائی کا خون

بہاتے ہی اس کا چہرہ بالکل کالا اور بدصورت ہو گیا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل کا بے حد رنج و قلق ہوا۔ یہاں تک کہ سو برس تک کبھی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے لبوں پر مسکراہٹ نہیں آئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے شدید غَضَب کے عالَم میں قابیل کو پھٹکار کر اپنے دربار سے نکال دیا اور وہ اِقلیما کو ساتھ لے کر یمن کی سرزمین ''عَدَن'' میں چلا گیا۔ وہاں ابلیس اس کے پاس آ کر کہنے لگا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ نے اس لئے کھالیا کہ وہ آگ کی پوجا کیا کرتا تھا لہٰذا تُو بھی آگ کی پَرستش کیا کر۔ چنانچہ قابیل پہلا وہ شخص ہے جس نے آگ کی عِبادت کی۔ اس کی موت کا سبب یہ بنا کہ اس کے ایک نابینا بیٹے نے اسے ایک پتھر مار کر قتل کر دیا اور یہ بدبخت آگ کی پَرَسْتِش (یعنی عبادت) کرتے ہوئے کُفر و شِرک کی حالت میں مارا گیا۔ (روح البیان، ج۲، ص۳۷۹)

دنیا میں ہونے والے ہر قتل کا گناہ قابیل کو بھی ملتا ہے

رُوئے زمین پر قیامت تک جو بھی خون ناحق ہو گا قابیل اس میں حصہ دار ہو گا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا دستور نکالا۔ رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کوئی بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو اس قتل کا گناہ حضرتِ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیٹے (قابیل) کو ضرور ملتا ہے کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ رائج کیا۔ (صحیح البخاری، الحدیث ۳۳۳۵، ج۲، ص۴۱۳)

اُلٹا لٹکا دیا گیا

عبدُ اللّٰہ کہتے ہیں: ہم چند افراد سَمُنْدَرِی سفر پر روانہ ہوئے۔ اِتّفاقاً چند روز تک اندھیرا چھایا رہا، جب روشنی ہوئی تو ایک بستی آ گئی۔ میں پینے کیلئے پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے، میں نے بَہُت آوازیں دیں، کوئی جواب نہ آیا، اسی اَثنا میں دو شَہسوار (یعنی دو گھوڑے سُوار) نُمودار ہوئے، انہوں نے کہا: اے **عبدُاللّٰہ**! اس گلی میں داخِل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں، انہوں نے بتایا: ''یہ وہ گھر ہیں جن میں **مُردوں** کی رُوحیں رہتی ہیں۔'' پھر میں **حوض** پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ **ایک شخص پانی پر اُلٹا لٹکا ہوا ہے** وہ اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے، مجھے دیکھ کر پکارنے لگا: عبدُاللّٰہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تاکہ اسے پانی پِلا سکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے اُس **لٹکے ہوئے آدمی** سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشِش کی کہ تجھے پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑ ا گیا، تو مجھے اپنا واقِعہ بتا۔ اُس نے کہا: میں حضرتِ **آدم** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کا لڑکا (قابیل) ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا قتل کیا۔ (کتاب مَن عاشَ بَعدَ الموت مع موسوعۃ لابن اَبِی الدُّنیا ج۶ ص۲۹۶، رقم ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵ نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا

مسلمان کی خیر خواہی کرنا، اسے سلام ومصافحہ کرنا، اس کے سامنے عاجزی کا بازو بچھانا، اس کے دل میں خوشی داخل کرنا، اس کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا، وہ بیمار ہو جائے تو عِیادت کرنا، کسی رَنج میں مبتلا ہو تو اس کی تعزیت کرنا، حسبِ ضرورت اس کے لئے جائز سِفارِش کرنا، یہ سب ثواب کے کام ہیں مگر حاسِد کب اپنے محسود کا بھلا چاہے گا! لہٰذا وہ یہ کام نہیں کرتا اور نیکیوں سے محروم رہتا ہے۔

؎ عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦ دعا قبول نہ ہونا

عموماً ہم ہر نیک صورت و نیک سیرت کو دعا کے لئے کہتے ہیں تا کہ کسی طرح ہماری مرادیں بَر آئیں مگر حاسِد پر ایسی بدبختی آتی ہے کہ اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں چنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: تین آدَمیوں کی دُعا قَبول نہیں ہوتی ﴿1﴾ جو مالِ حرام کھاتا ہو ﴿2﴾ جو بکثرت **غیبت** کرتا ہو ﴿3﴾ جو کہ مسلمانوں سے حَسَد رکھتا ہو۔ (تَنبیہُ الغافِلین ص۹۵)

؎ دل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد
کوئی ایسی ہوا چلا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۸۹)

⑦ نُصرتِ الٰہی سے محرومی

لوگ مصیبت وآزمائش میں مددِ خداوندی کے طلب گار ہوتے ہیں لیکن حاسِد اس سے محروم رہتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا حاتمِ اَصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے ارشاد فرمایا: کینہ پَرْوَر کامل دین دار نہیں ہوتا، لوگوں کو عیب لگانے والا خالص عبادت گزار نہیں ہوسکتا، چُغل خور کو اَمْن نصیب نہیں ہوتا اور حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی۔

(منھاج العابدین، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

⑧ ذلّت ورسوائی کا سامنا

عزت پانے اور ذِلّت ورُسوائی سے بچنے کے لئے لوگ کیا کچھ نہیں کرتے مگر حاسِد اپنے ہاتھوں سے اپنی ذِلّت ورُسوائی کا سامان خریدتا ہے۔ امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: ''حاسِد شخص مجلس میں ذِلّت اور مَذَمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغْض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اٹھاتا ہے، نَزْع کے وَقْت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قیامت کے دن حَشْر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔'' (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۳۳)

تُو نے دنیا میں بھی عیبوں کو چھپایا یا خدا
حَشْر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو ستّار ہے (وسائل بخشش ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلنے والوں کا منہ کالا

ایاز سلطان **محمود** غَزنوی کا ایک ادنیٰ غُلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ایاز کی کامیابیاں حاسِد درباریوں کوایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح **ایاز** کو **محمود** کی نظروں سے گرادیں۔آخِر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہُوا یوں کہ **ایاز** کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وَقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔درباریوں نے **محمود** کے کان بھرنا شروع کیے کہ ضرور **ایاز** نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرۂ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اِجازت نہیں دیتا۔**محمود** کو اگرچہ ایاز پر مکمل اِعْتِماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔**محمود** نے **ایاز** سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دَور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یادرکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج پر **تَکَبُّر** میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر **محمود** اپنے وفادار وزیر **ایاز** سے اور زیادہ متأثِّر نظر آنے لگا اور حاسِدین کا منہ کالا ہوا۔ (مثنوی مولانا روم (فارسی مع ترجمہ)، دفتر پنجم، ص۱۹۰، ملخصًا)

گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے

سلطان الہند حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور حَسَد کے مارے اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔ جب وہ مر گیا اور اس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اُس کا منہ قِبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بار ہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔ اچانک غیب سے آواز آئی: اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اِس کو یوں ہی رہنے دو، کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو **شخص میرے پیاروں سے منہ پھیرے اُس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے** اور ایسا شخص راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے کو **گدھے کی صورت میں** اُٹھائیں گے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ تعالٰی

(دلیل العارفین، ص ۲۵ و آبِ کوثر، ص ۲۵۲)

مجھے اولیا کی محبت عطا کر
تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا

غور و تفکُّر انسان کی ترقّی میں اہم کردار ادا کرتا ہے مگر حاسِد کی عَقل پر حَسَد کے پردے پڑ جاتے ہیں، حجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ

رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ''حَسَد کے باعث، حاسِد کا دل اندھا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو سمجھنے کی صلاحیت خَتْم ہو جاتی ہے۔'' (منہاج العابدین ص۷۵) حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرمایا کرتے تھے: لَاتَکُنْ حَاسِداً تَکُنْ سَرِیْعَ الْفَھْمِ حاسِد نہ بن، تجھے سوچنے سمجھنے کی تیزی نصیب ہوگی۔

(درۃ الناصحین، ص۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ خود پر ظُلْم کرنا

دوسروں پر ظُلْم کرنے والا خود کو تکلیف نہیں پہنچنے دیتا لیکن حاسِد وہ نادان ہے جو خود اپنے آپ پر ظُلْم کرتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سماک علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق ارشاد فرماتے ہیں: میں نے حاسِد کے علاوہ کسی ظالم کو مظلوم کے ساتھ زیادہ مُشابہت رکھنے والا نہ دیکھا، ہر وَقْت اَفْسُرْدہ طبیعت، پریشان خیال اور غم میں مبتلاء رہتا ہے۔ (درۃ الناصحین ص۷۱) حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: اَلْحَسَدُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ یعنی حَسَد آگ سے زیادہ گرم ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۲۶۰)

حَسَد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں

حضرتِ فقیہ ابو اللَّیث سَمَرقندی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: حَسَد سے بڑھ کر بدترین اور نقصان دہ کوئی شے نہیں، کیونکہ حَسَد کا اثر دشمن سے پہلے خود حاسِد کو پانچ چیزوں میں مبتلاء کر دیتا ہے: (1) کبھی خَتْم نہ ہونے والا غم۔ (2) بے اَجْر

مصیبت۔(3)ناقابلِ تعریف اورلائقِ مَذَمّت حالت۔(4) اللّٰہ تعالٰی کی ناراضی۔(5)توفیقِ الٰہی کے دروازے اس پر بند ہو جانا۔(تنبیہ الغافلین،ص۹۴)

ہوں بظاہر بڑا نیک صورت　　کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہر اچھا ہے باطن بُرا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش ص۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخلہ

خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان جنت میں بے حساب داخلے کی رو رو کر دعا کرتے ہیں مگر حاسِد کی بدنصیبی دیکھئے کہ اس کو حساب لئے بغیر ہی جہنم میں داخل کیا جائے گا، چنانچہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے، چھ اَفراد ایسے ہیں جو بروزِ قیامت بغیر حساب کے جہنَّم میں ڈال دیئے جائیں گے۔عَرْض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا:(۱)حاکم اپنے ظُلم کے باعِث (۲) اہلِ عَرَب تعَصُّب (یعنی قوم پرستی کہ ظُلم پر اپنی قوم کی مدد کرتے رہنے) کے سبب (۳) گاؤں کا سردار تکبُّر کی بدولت (۴) تاجِر خِیانت کرنے کی وجہ سے (۵) دیہاتی اپنی جَہالت کے سبب (۶) اور ذی عِلْم اپنے حَسَد کے باعِث۔

(کنز العمال، ج۱۶،ص۳۷، حدیث:۴۴۰۲۳/ ۴۴۰۲۴ ملخصًا)

گنا ہگار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں
کرم سے بَخْش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ　　(وسائلِ بخشش ص۹۳)

حَسَد کے مزید نقصانات

مذکورہ بالا نقصانات کے ساتھ ساتھ حاسِد دُنیاوی اِعتبار سے بھی خَسارے میں رہتا ہے کیونکہ ۞ اس کے تعلُّقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہتے کیونکہ وہ اپنی مَنْفی سوچ کی وجہ سے ہر ایک سے حَسَد و بدگمانی میں مبتلا ہونے لگتا ہے ۞ حاسِد ذہنی اِنتشار کا شکار ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف جسمانی بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مَرَض میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے ۞ دوسروں کی تَـنَـزُّلِـی کی کوشِش میں وہ اپنی ترقی سے محروم رہتا ہے ۞ لوگوں کو ذلیل کرنے کی کوشِش میں رہتا ہے جواباً اسے بھی اِحترام نہیں ملتا ۞ لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسے اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے کیونکہ نہ وہ خود خوش رہتا ہے نہ کسی کو خوش دیکھ سکتا ہے ۞ دوسروں کے دُکھ میں خوش رہنے والے کو کبھی سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی ۞ حاسِد کے حَسَد کے نتیجے میں بعض اوقات ہنستے بستے گھر ناچاقیوں کا شکار ہوجاتے ہیں ۞ چونکہ فرد سے معاشرہ بنتا ہے اس لئے حاسِد کا بگاڑ معاشرتی زندگی کو بگاڑ دیتا ہے اور جس علاقے یا ملک کے لوگ ایک دوسرے سے حَسَد کرنے لگیں تو ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی کا پہیہ بھی رُک جاتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل تعمیری صلاحیتوں کو تخریبی مقاصد میں اِستِعمال ہونے پر مجبور کردیتا ہے ۞ حَسَد کا ناسُور اگر کسی اِدارے یا تحریک کے اَفراد کے دلوں میں جڑ پکڑ جائے تو وہ ادارہ یا تحریک پے دَر پے نقصانات کا شکار ہونے لگتی ہے۔

حَسَد کیوں ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنے سارے دُنیوی واُخْرَوِی نقصانات کا سبب بننے والا مَرَضِ حَسَد یونہی بیٹھے بٹھائے پیدا نہیں ہوجاتا بلکہ اس کے بہت سارے اَسباب ہوتے ہیں مثلاً بعض اوقات حاسِد کی محسود سے کوئی دشمنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دشمن (یعنی محسود) کو کوئی نعمت ملے، یا حاسِد محسود پر اپنی بَرتری قائم رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ فخر وتکبر سے اپنے نَفْس کو لذّت دے سکے اس لئے وہ یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ محسود کو کوئی ایسی نعمت حاصِل ہو جس کی وجہ سے وہ اس کا ہم پَلّہ ہوجائے، یا حاسِد محسود پر بڑائی حاصِل کرنے کا تمنائی ہوتا ہے لیکن محسود کے پاس موجود نعمتیں اس میں رُکاوٹ ہوتی ہیں اس لئے وہ محسود سے نعمت چھن جانے کی خواہش کرتا ہے تاکہ وہ اس نعمت کو حاصِل کرکے اسے نیچا دکھا سکے اور اپنی خود پسندی کو تَسکین دے سکے۔ یوں سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (۱) بُغْض وعداوت (۲) خود ساختہ عزت (۳) تکبر (۴) اِحساسِ کمتری (۵) مَن پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۶) حبِّ جاہ (۷) قلبی خباثت۔ (احیاء علوم الدین، ج۳، ص۲۳۷ تا ۲۳۹ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا سبب: بُغض وعداوت

یہ حَسَد کا سخت ترین سبب ہے کیونکہ جب ایک شخص کو دوسرے سے کوئی تکلیف یا رنج وغم پہنچتا ہے تو اسے تکلیف دینے والے پر غصہ آتا ہے پھر اگر وہ سامنے والے پر اپنا غصہ نہ ''اُتار'' سکے تو اس کے دل میں بُغْض وعداوت اور کینہ جڑ پکڑ لیتا ہے

جو عِلاج نہ کرنے کی صورت میں وَقت کے ساتھ ساتھ تَن آور درخت کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ پھر اس شخص کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے دشمن کی غمی پر خوشی اور خوشی پر غمی محسوس کرتا ہے اور اسے کوئی نعمت ملتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی لئے کبھی وہ چاہتا ہے کہ میرے دشمن سے یہ نعمت زائل ہو جائے چاہے مجھے حاصِل ہو یا نہ ہو اور کبھی یہ تمنا ہوتی ہے کہ یہ اس سے چِھن کر مجھے مل جائے۔ یوں وہ خود کو بُغض و کینہ کے ساتھ ساتھ حَسَد جیسے ہلاکت خیز باطِنی مَرَض میں بھی مبتلا کر لیتا ہے۔ اس کی بقیہ زندگی اپنے مُخالِف سے نعمت کے اِزالے کی تمناؤں، اس کی تباہی و بربادی کی سازِشوں، عیب جوئیوں، پردہ دَریوں اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں بھرے کاموں میں گزر جاتی ہے۔ اس طرح کی مثالیں موجودہ معاشرے میں بکثرت دیکھی جاسکتی ہیں مثلاً اگر کسی کو اپنے رشتہ دار سے بُغض وعداوت ہو جائے تو وہ قرابت داری کو پسِ پُشت ڈال کر کچھ اس طرح کی حاسِدانہ تمنائیں کرنے لگتا ہے کہ کاش! کسی طرح اس کا کاروبار، زمینیں اور فصلیں تباہ و برباد ہو جائیں، یا اس کی نوکری خَتْم ہو جائے، یا ان کے ہنستے بستے گھر میں ناچاقیاں شروع ہو جائیں، یا اس کا ایسا ایکسیڈنٹ ہو کہ اس کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں اور یہ عمر بھر کے لئے معذور ہو جائے، یا اس کے گھر میں ایسا ڈاکہ پڑے کہ گھر میں پُھوٹی کوڑی بھی باقی نہ رہے اور یہ لوگوں سے بھیک مانگتا پِھرے اور اس کی اولاد دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو جائے، وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کی یہ تمنائیں کسی حد تک پوری ہو جاتی ہیں تو وہ اپنے دل میں شیطانی سکون محسوس کرتا ہے لیکن اگر اس کی یہ مذموم خواہشات اَز خود پوری نہ ہوں تو اکثر ایسا ہوتا

ہے کہ حاسِد اِن تمناؤں کو حقیقت کا رُوپ دینے کے لئے بھیانک ترین کاوِشیں کرنے لگتا ہے، وہ اس طرح کہ اپنے مُخالِف کے گھر میں ڈاکہ ڈلوا دیتا ہے یا اس کی زمینوں پر کھڑی تیار فصلوں میں آگ لگوا دیتا ہے یا اُس کے بچے کو قتل کروا دیتا ہے یا ناجائز مقدمات دَرْج کروا کر انہیں کورٹ کچہری کے چکر میں پھنسا دیتا ہے پھر جب اس کے مُخالِف کو موقع ملتا ہے تو وہ بھی اسی قسم کی شیطانی حرکتیں کرتا ہے پھر یہ دشمنی نسل دَر نسل چلتی ہے، مار کُٹائی ہوتی ہے، لاشیں گرتی ہیں اور ایسے ایسے گھناؤنے کام کئے جاتے ہیں کہ شیطان بھی شَرما جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہودیوں کے مسلمانوں سے حَسَد کی وجہ

جب مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتِ اسلام پر لَبَّیک کہتے ہوئے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد دامنِ اِسلام میں آ گئی تو یہودی اِسی دشمنی والی عِلّت کے باعث مسلمانوں سے حَسَد کی لعنت میں گرفتار ہوئے جیسا کہ پارہ 1 سورۂ بقرہ آیت 109 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ	ترجمۂ کنز الایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے، بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

اس آیتِ پاک کے تحت ''تفسیرِ خزائن العرفان'' میں صدرُ الافاضِل حضرتِ

علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کُفر واِرتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہوجائیں، حَسَد کے طور پر تھا۔ (خزائن العرفان، ص۳۷)

یہودیوں کے حَسَد کی مزید وجوہات

رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں یہود کا تذکرہ ہوا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک وہ لوگ کسی چیز میں ہم سے حَسَد نہیں کرتے جتنا جمعہ پر ہم سے حَسَد کرتے ہیں جس کی طرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور انہوں نے اسے کھودیا اور قِبلہ پر حَسَد کرتے ہیں جس کی طرف رب تعالٰی نے ہمیں ہدایت فرمائی اور انہوں نے اسے کھودیا اور امام کے پیچھے ہمارے ''اٰمین'' کہنے پر ہم سے حَسَد کرتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب، ج۱،ص۱۹۴، الحدیث:۲)

ایک اور مقام پر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہود اپنے دین سے اُکتا گئے اور وہ حاسِد قوم ہیں اور وہ مسلمانوں سے تین چیزوں پر زیادہ حَسَد کرتے ہیں، سلام کا جواب دینے، صفوں کے کھڑا ہونے اور فرض نماز میں اِمام کے پیچھے اٰمین کہنے پر۔ (الترغیب والترھیب، ج۱،ص۱۹۴، الحدیث:۲)

اٰمین کہنے والے کے گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں

رسولِ اَکرم، نُورِ مجسّم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: امام جب ''وَلَا الضَّآلِّیْنَ'' کہے تو تم لوگ اٰمین کہو، جس کی اٰمین فِرشتوں کی اٰمین کے مُوافق ہوتی ہے، اُس کے پچھلے گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری، ج۱،ص۲۷۵، الحدیث۷۸۰)

صَدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے اٰمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ ''وَلَاالضَّآلِّیْنَ'' کہے، تو اٰمِین کہو۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۳، ص۵۰۲)

یہودی معالج کا امام مازری کے ساتھ حسد

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 21 صَفْحَہ 243 پر لکھتے ہیں: ''امام مازری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالج (یعنی طبیب، آپ کا عِلاج کر رہا) تھا، اچھے ہوجاتے پھر مَرَض عَود کرتا (یعنی دوبارہ ہوجاتا)، کئی بار یوں ہی ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی کارِثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودُوں۔ امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اسے دَفع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شِفا بخشی، پھر امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِق اَطِبّا (یعنی ماہر طبیب) کردیا اور مسلمانوں کو مُمانَعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی عِلاج نہ کرائیں۔[1]

(فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۲۴۳)

مــــــــــــــــــدینہ

[1] : کفار سے عِلاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر ملاحظہ کیجئے۔

منافقین بھی مسلمانوں سے حَسَد کرتے تھے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سامنے زبان سے اسلام کا اِقرار اور دل سے اِنکار کرنے والے منافقین نفاق جیسی ایمان لیوا بیماری کے ساتھ ساتھ مسلمانوں سے حَسَد میں بھی مبتلا تھے۔ ان کے حَسَد کا تذکرہ پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت 119 اور 120 میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۱۹) اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ٘ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔ تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسرا سبب: خودساختہ عزت کے جاتے رہنے کا خوف

اس کا مطلب یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کو اپنے سے بلند مقام و مرتبے پر دیکھ کر دل میں بوجھ محسوس کرتا ہے۔ جب اس کے ہم پلہ آدمی کو حکومت یا مال و دولت یا عِلم یا مال یا کوئی عہدہ وغیرہ ملتا ہے تو اسے ڈر ہوتا ہے کہ اب دوسرا شخص اس سے آگے بڑھ جائے گا، لوگ اسی کی تعریفیں کریں گے اور محافل میں اسے نمایاں مقام پر بٹھایا جائے گا، ہر کوئی

اس سے ملنے اور بات چیت کرنے میں فخر محسوس کرے گا جبکہ مجھے کوئی گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ یوں خود ساختہ عزت کے جاتے رہنے کا خوف اس کے دل ودماغ پر چھا جاتا ہے چنانچہ وہ محسود کی ترقی پر جلنے کُڑھنے اور اس سے زوالِ نعمت کی تمنا کرنے لگتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیسرا سبب تکبُّر

تکبر جو بذات خود ایک خطرناک باطنی بیماری ہے، یہ بھی حَسَد میں مبتلا کروا دیتا ہے کیونکہ حاسِد فطری طور پر دوسروں پر بَرتری چاہتا اور انہیں ذلیل وحقیر سمجھتا ہے اور یہ توقع رکھتا ہے کہ کوئی اس کے سامنے سر نہ اٹھا سکے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی پر اس کا حق ہے لہٰذا جب دوسرے شخص کو نعمت ملتی ہے تو اسے خوف ہوتا ہے کہ اب وہ اس کی بات نہیں سنے گا یا اس کی برابری کا دعویٰ کرے گا یا اس سے بلند مرتبہ ہو جائے گا تو وہ اس سے حَسَد کرنے لگتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چوتھا سبب اِحساسِ کمتری

بعض اوقات انسان اپنے مدِّ مُقابل کو قدرتی صلاحیتوں اور نعمتوں سے مالا مال پاتا ہے چنانچہ وہ بھرپور کوشش کے باوجود اس سے آگے نکلنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہ ناکامی اسے اِحساسِ کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے جس کا واحد حل اس کی نظر میں یہی ہوتا ہے کہ کسی طرح سامنے والا بھی ان

نعمتوں سے محروم ہو جائے جو مجھے حاصِل نہیں ہیں اور یوں یہ نادان حَسَد کی دلدل میں دَھنستا چلا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچواں سبب: مقصد فوت ہوجانے کا خوف

جب بہت سے لوگ ایک ہی مقام ومَنْصَب کے حصول کے تمنائی ہوں تو وہ آپس میں حَسَد میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔شوہر کا دل جیتنے کے لئے سوتنوں کا ایک دوسرے سے حَسَد کرنا، ماں باپ کے دل میں جگہ حاصِل کرنے کے لئے بھائیوں کا ایک دوسرے سے حَسَد کرنا بھی اسی زُمرے میں آتا ہے۔اسی طرح شاگردوں کا استاد کے ہاں مقام حاصِل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے حَسَد کرنا اور بادشاہ کے درباریوں کا بادشاہ کے دل میں جگہ پانے کیلئے ایک دوسرے سے حَسَد بھی اسی قسم کا ہوتا ہے تاکہ وہ مال اور مرتبہ حاصِل کریں۔اسی طرح **حَسَد** کا اظہار الیکشن میں بھی خوب ہوتا ہے، اگر کسی کی پوزیشن مضبوط ہو تو کمزور نُمایندہ صِرْف تمنّا ہی نہیں بلکہ پورا زور لگاتا ہے کہ کسی طرح مدِّ مقابل کی ''پوزیشن نُما نعمت'' اُس سے چھن کر مجھے مل جائے اور اُس کو ملنے والی ''کُرسی'' مجھے حاصِل ہو جائے۔خواہ اِس کی خاطر، بلیک میلنگ کرنی پڑے، جھوٹ بولنا پڑے، غَلَط افواہیں اُڑانی پڑیں، غَلَط اِلزامات دھرنے پڑیں، ووٹ خریدنے پڑیں، یا اَسلِحہ کی طاقت استِعمال کرنی پڑے۔اَلْغَرَض شیطان اُس کو باؤلا بنا دیتا ہے اور حَسَد کے مارے وہ نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑتا ہے نہ

بڑا، **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانی اورآخرت کی بربادی کی اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی، نَزْع کی سختیوں، قَبْــــر کی وَحْشتوں، قِیامت کی ہولناکیوں اور جھنَّم کے اُٹھتے ہوئے خوفناک شُعلوں سے قَطْعِ نظر وہ صِرْف ایک ''عارِضی کُرسی'' کی خاطِر سر دھڑ کی بازی لگادیتا ہے! یہ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ اگر دل آزاریاں، ووٹروں کی خریداریاں اورطرح طرح کی دھاندلیاں کر کے میں ''کُرسی'' پا بھی گیا تب بھی بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ؟ اور میں اس ''کُرسی'' پر کب تک براجمان رہوں گا؟ (ماخوذ از ''شیطان کے چار گدھے'' ص۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھٹا سبب حُبِّ جاہ

حُبِّ جاہ بھی حَسَد کا ایک سبب ہے ، بعض اوقات کوئی انسان اپنے عِلْم ، حیثیت ، عہدے ، مرتبے اور دیگر صلاحیتوں میں مُمتاز ہوتا ہے ، جب کوئی اس کی یوں تعریف کرے کہ ''جناب ! آپ تو یکتائے زمانہ ہیں ، اس فن میں آپ کا ثانی نہیں'' تو اُسے بڑا مزا آتا ہے لیکن جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی اس کا ہم پلہ ہے تو اسے بُرا لگتا ہے اوراس کے دل میں حاسِدانہ خیالات پروان چڑھنے لگتے ہیں پھر وہ اُس شخص کی موت یا کم ازکم اس نعمت کا زَوال چاہتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کے مقابلے میں آیا ہے ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ساتواں سبب

قلبی خباثت

قَلْبی خَباثت بھی حَسَد کا سبب بنتی ہے مثلاً جب ایک شخص کے سامنے کسی کو ملنے والی نعمتِ الٰہی کا تذکرہ کیا جائے تو اس کے دل میں خواہ مخواہ جلن ہونے لگتی ہے جبکہ اس کے بَرعکس کسی کی بدحالی یا مصیبت کا ذِکْر کیا جائے تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ دوسروں کے نقصان کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر اس طرح بُخْل کرتا ہے جیسے وہ نعمتیں اس کے خزانے سے دی گئی ہوں۔ اس قسم کے حَسَد کا کوئی ظاہری سبب نہیں ہوتا صِرْف حاسِد کی نفسانی خَباثت اور طَبْعی کمینگی وجہ بنتی ہے، بہرحال حَسَد کے اس سبب کا عِلاج بہت مشکل ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۳۴ تا ۲۳۸ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون کس سے حَسَد کرتا ہے؟

یوں تو کسی کو کسی سے بھی حَسَد ہوسکتا ہے لیکن اس شخص سے حَسَد ہوجانے کا اِمکان زیادہ ہوتا ہے جس سے انسان کا زیادہ میل جول ہوتا ہے یا وہ اس کا ہم پیشہ یا ہم پلہ ہوتا ہے یا پھر اس سے کوئی قریبی تعلُّق ہوتا ہے، مثلاً ۞ تاجر کاروباری ترقی کی وجہ سے دوسرے تاجر سے حَسَد کرتا ہے کسی ڈاکٹر سے نہیں ۞ ایک ڈاکٹر عِلاج میں مہارت وکامیابی کی وجہ سے دوسرے ڈاکٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی ٹرانسپورٹر سے نہیں ۞ ایک ٹرانسپورٹر مسافروں کو اپنی طرف مائل کرلینے میں کامیابی کی بنا پر دوسرے ٹرانسپورٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی سیاستدان سے نہیں ۞ ایک سیاستدان انتخابات میں کامیابی اور

حکومتی عہدے کی وجہ سے دوسرے سیاستدان سے حَسَد کرتا ہے کسی طالبِ عِلْم سے نہیں ❁ ایک طالبِ عِلْم ذہانت، اچھے حافظے، علمی مقام، امتحانات میں ملنے والی پوزیشن اور استاذ کی طرف سے ملنے والی شاباش اور دیگر صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالبِ عِلْم سے حَسَد کرتا ہے کسی نعت خواں سے نہیں ❁ ایک نعت خواں اچھی آواز، پُرسوز انداز اور نوٹوں کی برسات کی وجہ سے دوسرے نعت خواں سے تو مبتلائے حَسَد ہو سکتا ہے مدرسے میں پڑھانے والے کسی استاذ سے نہیں ❁ ایک استاذ اچھے اندازِ تدریس اور طلبہ وانتظامیہ میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے استاذ سے تو حَسَد میں مبتلا ہو جاتا ہے کسی پیر صاحب سے نہیں ❁ ایک پیر مریدوں کی کثرت اور ہر خاص وعام میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے پیر سے حَسَد کرتا ہے کسی بزنس مین سے نہیں ❁ ایک بزنس مین کُھلی آمدنی، بنگلہ وگاڑی، عیش وعشرت، سماجی حیثیت، شخصیات کی نظروں میں ملنے والے مقام اور خاندان میں ملنے والی عزت کی وجہ سے دوسرے بزنس مین سے حَسَد کرتا ہے کسی عالم سے نہیں ❁ ایک عالِم عزت وشہرت، عقیدت مندوں کی کثرت، دولت مندوں کی ''شفقت''، جلسے میں کثیر سامعین کی شرکت اور بھاری بھرکم القابات کے ساتھ لوگوں میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے عالم سے حَسَد میں مبتلا ہو سکتا ہے ❁ اسلامی بہنوں میں لباس وزیور، گھر کی آرائش وزیبائش، حسن وجمال، سسرال میں اچھا برتاؤ اور پُرسکون گھریلو زندگی جیسی چیزیں حَسَد کی بنیاد بنتی ہیں جس سے گھریلو سازشیں جنم لیتی ہیں اور گھروں کا ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف وجوہات کی بنا پر ساس بہو، سگے بھائی بہنوں اور قریبی رشتہ داروں تک میں حَسَد پیدا ہو سکتا ہے۔

پیر بھائی کی شیخ سے زیادہ رسائی پر رنج کرنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **عرض** کی گئی کہ اگر کسی مُرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اس کے پیر بھائی رنج رکھیں (تو یہ کیسا ہے)؟ **ارشاد** فرمایا: یہ حَسَد ہے جو لے جاتا ہے جہنم میں۔ ربُّ العزت تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو یہ رُتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا، شیطان نے حَسَد کیا وہ جہنم میں گیا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۲ ص ۲۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی تین نشانیاں

حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حاسِد کی تین نشانیاں ہیں: (۱) محسود کی موجودگی میں چاپلُوسی (یعنی بے جا تعریف) کرنا (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرنا (۳) محسود کی مصیبت پر خوش ہونا۔ (منہاج العابدین، ص ۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا ہم کسی کے حَسَد میں مبتلاء ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ خدانخواستہ کہیں ہم کسی سے حَسَد تو نہیں کرتے! اس کے لئے خود کو ایک امتحان (Test) سے گزاریئے اور اپنے آپ سے چند سوالات کے جوابات طلب کیجئے:

مثلاً آپ کے رشتہ داروں، محلے والوں، دوست اَحباب اور ملنے جُلنے والوں الغرض جس جس سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کوئی شخص ایسا تو نہیں جس کی عزت وشہرت، مال ودولت، تقوٰی وعِبادت، ذہانت یا دیگر خصوصیات کی وجہ سے آپ دل ہی دل میں اس سے جَلتے ہوں؟ ۞ اس کی کسی نعمت کے زَوال کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بددعائیں کرتے ہوں؟ ۞ اس شخص سے ملنے سے کتراتے ہوں اور اگر ملنا ہی پڑے تو بے دِلی کے ساتھ ملتے ہوں؟ ۞ اس کی تعریف سننے کا جی نہ چاہتا ہو؟ ۞ اس کی تعریف سن کر مارے جلن کے آپ کی سانسیں بے ترتیب ہو جاتی ہوں اور فوراً بات کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوں؟ ۞ اگر مجبوراً خود اس کی تعریف کرنی پڑے تو مُردہ دِلی سے کرتے ہوں؟ ۞ اس کی عزت وشہرت کے زوال کے لئے اس کی منفی باتوں اور عیبوں کی تلاش وجستجو میں مصروف رہتے ہوں؟ ۞ اور اگر اس کی کوئی غَلَطی یا خامی مل جائے تو خوب اُچھالتے ہوں؟ ۞ اس کی غیبت وچُغلی کرنے اور سننے سے سکون حاصِل ہوتا ہو؟ ۞ جب اسے کوئی دینی یا دُنیوی نقصان پہنچے تو آپ خوشی سے پُھولے نہ سماتے ہوں جبکہ اسے خوشی ملنے پر رَنجیدہ وملول ہوجاتے ہوں؟ ۞ اس کی ترقی پر آپ آگ کے انگاروں پر لوٹنے لگتے ہوں؟ ۞ اس کی صلاحیتوں کا مختلف انداز میں مذاق اڑاتے ہوں؟ ۞ اسے نگاہِ حقارت سے دیکھتے ہوں؟ ۞ اسے لوگوں کی نظروں سے بھی گرانے کی کوشش کرتے ہوں؟ ۞ جب اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو باوجودِ قدرت اِنکار کردیتے ہوں؟ بلکہ

کوشش کرتے ہوں کہ دوسرے بھی اس کی مدد نہ کرنے پائیں؟ ۞ موقع ملنے پر اسے نقصان پہنچاتے ہوں؟

اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں آئے تو سنبھل جائیے کہ حَسَد آپ کے دل میں گُھس چکا ہے، اس سے پہلے کہ یہ آپ کو تباہ و برباد کردے اسے نکال باہر کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا باطن سُتھرا رکھئے

انسان میں جہاں بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں وہیں کچھ عیوب بھی اس کی ذات کا حصہ ہوتے ہیں۔ بروزِ قیامت جس طرح ظاہری عیوب پر گرفت ہوگی اسی طرح باطنی عیوب کی بھی پکڑ ہوگی، لہٰذا اپنے ظاہِر کے ساتھ ساتھ باطِن کو بھی گناہوں میں مُبتلاء ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ قران پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳٦)

علّامہ سیِّد محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے **دِل** کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گُناہ کا پُختہ اِرادہ کر لینا.. یا.. **دِل** کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسَد اور خُود پسندی وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا، ہاں عُلماء نے اس

بات کی صَراحت فرمائی کہ دِل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اِس کے کرنے کا پختہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ ۳۶، ج۱۵، ص۹۷)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فَنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''جنّت کا رُخ کر لیجئے'' کے چودہ حروف کی نسبت سے حَسَد کے 14 عِلاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ بیماریاں وَقت کے ساتھ ساتھ خود ہی خَتم ہوجاتی ہیں جبکہ بعض تھوڑے بہت عِلاج سے جاتی رہتی ہیں لیکن بعض اَمراض ایسے خطرناک ہوتے ہیں جن کے خاتمے کے لئے باقاعدہ اورطویل عِلاج کی ضرورت ہوتی ہے، انہی میں سے ایک ''حَسَد'' بھی ہے۔اس کا عِلاج مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں، دَرجِ ذیل تدابیر اِختیار کر کے حَسَد سے جان چُھڑائی جاسکتی ہے:

۞ توبہ کر لیجئے ۞ دُعا کیجئے ۞ رضائے الٰہی پر راضی رہیے ۞ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے ۞ اپنی موت کو یاد کیجئے ۞ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے ۞ لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھئے ۞ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے ۞ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جائیے ۞ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے ۞ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے ۞ دوسروں کی خوشی میں خوش

رہنے کی عادت بنا لیجئے ۞ رُوحانی عِلاج بھی کیجئے ۞ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے۔ (ان سب کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

١ توبہ کر لیجئے

سب سے پہلے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حَسَد بلکہ ہر گناہ سے توبہ کر لیجئے کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے فُلاں اسلامی بھائی سے حَسَد کرتا تھا، مجھے معاف کر دے، میں پُختہ ارادہ کرتا ہوں کہ تیری عطا سے تا دَمِ حیات حَسَد و دیگر گناہوں سے بچتا رہوں گا۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس توبہ کی بَرَکت سے اَعمال نامہ صاف ہو جائے گا کیونکہ سچی توبہ ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دَھو ڈالتی ہے، چنانچہ سَرْ وَرِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذِمّے کوئی گناہ نہ ہو۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، الحدیث: ٢٠٥٦١، ج ١٠، ص ٢٥٩)

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۲ دعا کیجئے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابویعلیٰ، ج ۲، ص ۲۰۱، الحدیث: ۱۸۰۶) ہمیں چاہئے کہ اس ہتھیار کو حَسَد کے خلاف اِستعمال کریں اور حَسَد سے نَجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ میں گڑ گڑا کر دعا مانگیں کہ یاربَّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رضا کے لئے حَسَد سے چُھٹکارا پانا چاہتا ہوں، تُو مجھے اس باطنی بیماری سے شفا دے دے اور مجھے حَسَد سے بچنے میں اِستِقامت عطا فرما، اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۳ رضائے الٰہی پر راضی رہیے

تمام جہانوں کے خالق و مالِک عَزَّوَجَلَّ نے جس کو جو نعمت عطا کی ہے، اس کی تقسیم پر راضی رہنے کی عادت ڈالئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ اس کو یہ نعمتیں ربِّ کریم نے دی ہیں اور وہ اس پر قادِر ہے کہ جس کو جس وَقت جتنا چاہے عطا کرے! مجھے اِعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا! سورۃ النساء کی آیت 32 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ (پ۵، النساء: ۳۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی۔

اس آیتِ پاک کے تحت ''تفسیر خزائن العرفان'' میں **صدرُ** الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: (یہ آرزو کرنا) خواہ دنیا کی جہت (یعنی جانب) سے ہو یا دین کی! تاکہ آپس میں بُغْض و حَسَد پیدا نہ ہو۔ حَسَد نہایت بُری صِفَت ہے۔ حَسَد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اس کی خواہش رکھتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے، یہ ممنوع ہے، بندے کو چاہئے کہ **اللہ** تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے، اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی، خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصِب و مدارِج کی، یہ اس کی حکمت ہے۔ (خزائن العرفان، ص۱۶۳)

تھوڑا ملے یا زیادہ! ہمیں ہر حال میں **اللہ** تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَقَدَرِیْ فَلْیَلْتَمِسْ رَبًّا غَیْرِیْ یعنی جو میرے فیصلے اور میری تقدیر پر راضی نہیں اسے چاہئے کہ میرے علاوہ دوسرا رب تلاش کر لے۔ (شعب الایمان، ج۱، ص۲۱۸، الحدیث: ۲۰۰)

سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا
ہمیشہ ہو لُطف و کرم یاالٰہی (وسائل بخشش ص۸۲)

٤ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے

حَسَد کی ہولناک تباہ کاریوں اورخوفناک نقصانات کو ذِہن میں دُہراتے رہئے کہ کیامیں **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضگی گوارا کرسکتا ہوں؟ ایمان کی دولت چِھن جانے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنے کا خطرہ مَول لے سکتا ہوں؟ کیا نیکیاں ضائع ہوجانے کا نقصان برداشت کرسکتا ہوں؟ حَسَد کے ہوتے ہوئے غیبت، چُغلی، بدگُمانی جیسے مختلف گناہوں سے بچ سکتا ہوں؟ صِلہ رحمی، عِیادت، تعزیت، مسلمان کی حاجت روائی جیسی نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنے کی نادانی کرسکتا ہوں؟ بغیر حساب جہنم میں داخلہ مجھے گوارا ہوگا؟ ہر وَقت کی ٹینشن، اُداسی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا رہ کر خوش رہ سکتا ہوں؟ یقیناً نہیں! تو اس حَسَد سے سینکڑوں مِیل دور ہوجائیے۔

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵ اپنی موت کو یاد کیجئے

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ قَلَّ حَسَدُہٗ وَقَلَّ فَرَحُہٗ جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اُس کے حسد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۸، ص۱۶۷، الحدیث۴) لہٰذا اپنی موت کو بکثرت

یاد کیجئے کہ عنقریب کسی بھی لمحے کسی بھی پَل مجھے یہ دنیا چھوڑ کر اندھیری قبر میں اُتر جانا ہے، تو پھر میں اِس دنیا کی عارِضی چیزوں کی وجہ سے کسی سے حَسَد کر کے اپنی آخرت کیوں خراب کروں؟

نیم جاں کر دیا گناہوں نے
مرضِ عصیاں سے دے شِفا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے

یہ بھی غور کیجئے کہ جن نعمتوں پر آپ کو حَسَد محسوس ہوتا ہے وہ دینی ہیں یا دنیاوی؟ اگر مال و دولت، عزت و شہرت جیسی دُنیاوی چیزیں آپ کو حَسَد پر مجبور کرتی ہیں تو یاد رکھئے کہ یہ نعمتیں عارِضی ہیں جو آپ کے پاس ہوں یا کسی اور کے پاس! بالآخر موت آتے ہی چھن جائیں گی۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نقل کرتے ہیں: دنیا کو انتہائی بدصورت بُڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا اور لوگوں سے کہا جائے گا: ''کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟'' وہ کہیں گے: ''ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' تو ان سے کہا جائے گا: ''یہی وہ دنیا ہے جس سے تم محبت کرتے تھے، اسی کے لئے آپس میں حَسَد کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے ایک دوسرے پر غَضَب و غصّہ کرتے تھے۔''

(احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان صفۃ الدنیا بالامثلۃ، ج۳، ص۲۶۵)

یاربِّ محمد مِری تقدیر جگادے صَحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھادے
پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے یاربّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

(وسائلِ بخشش،ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں دُنیوی چیز کی وجہ سے کیوں حَسَد کروں؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی سے دُنیوی شے کی وجہ سے حَسَد نہیں کیا کیونکہ اگر وہ شخص جنّتی ہے تو میں دنیا کی وجہ سے اس سے حَسَد کیسے کروں حالانکہ دنیا جنّت کے مقابلہ میں بہت حقیر ہے، اور اگر وہ جہنّمی ہے تو میں دُنیوی شے کی وجہ سے اس سے حَسَد کیسے کروں جبکہ وہ خود جہنّم میں جانے والا ہے۔'' (الزواجرعن اقتراف الکبائر، ج۱،ص۱۱۶)

میں نے کبھی کسی سے حَسَد نہیں کیا

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فقیر میں لاکھوں عیب ہیں مگر میرے رب نے مجھے حَسَد سے بالکل پاک رکھا ہے، اپنے سے جسے زیادہ پایا اگر دنیا کے مال و مَنال میں زیادہ ہے قَلْب نے اندر سے اُسے حقیر جانا، پھر حَسَد کیا حقارت پر؟ اور اگر دینی شَرف وافضال میں زیادہ ہے اس کی دَست بوسی وقدم بوسی کو اپنا فخر جانا، پھر حَسَد کیا اپنے مُعَظَّمِ بابَرَکت پر؟ اپنے میں جسے حمایتِ دین پر دیکھا اس کے نَشرِ فضائل (یعنی

فضائل کو پھیلانے) اور خَلق کو اس کی طرف مائل کرنے میں تحریراً وتقریراً ساعی رہا۔ اس کے لیے عمدہ اَلقاب وَضع کرکے شائع کئے جس پر میری کتاب ''اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدُ'' وغیرہ شاہد (یعنی گواہ) ہیں، حَسَد شہرت طَلَبی سے پیدا ہوتا ہے اور میرے ربِّ کریم کے وجہِ کریم کے لیے حمد ہے کہ میں نے کبھی اس کے لیے خواہش نہ کی بلکہ ہمیشہ اس سے نَفُور (یعنی بچتا) اور گوشہ نشینی کا دلدادہ رہا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۹، ص۵۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

جسے اللہ عزت دے اس سے حَسَد نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! اپنے بھائی سے حَسَد نہ کر کیونکہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی تکریم کے لئے وہ نعمت اُسے عطا فرمائی ہے تو جسے ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ عزت دے اس سے حَسَد نہ کرو۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے

دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں زیادہ سوچنا چھوڑ دیجئے کیونکہ اپنے سے زیادہ نعمتوں والے کے بارے میں سوچتے رہنے سے اکثر اِحساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے جس سے حَسَد جنم لیتا ہے، لہٰذا اِس حدیثِ پاک کو حِرزِ جان بنالیجئے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: اپنے سے نیچے کے دَرَجے والوں کی طرف دیکھا کرو اوپر کے دَرَجے کے لوگوں کی طرف نظر مت کرو، اگر تم اس طرح کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کسی بھی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۱۴۲ ج ۴ ص ۴۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے

حَسَد سے بچنے کے فضائل وفوائد پر نظر رکھنے کی بَرَکت سے عِلاج میں اِستقامت نصیب ہوگی۔ بطورِ ترغیب پانچ فضائل ملاحظہ کیجئے:

1 سب سے افضل کون؟

حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی گئی: "لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "زبان کا سچا اور مَخْمُوْمُ الْقَلْب مسلمان۔" عرض کی گئی: "یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا کون ہوتا ہے لیکن "مَخْمُوْمُ الْقَلْب" سے کیا مراد ہے؟" ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سَرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۴۷۵، الحدیث: ۴۲۱٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

2 تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں صِرف **ایک مہینے** کے روزے رکھتا ہوں اس پر اِضافہ نہیں کرتا، اور صِرف **پانچ** نمازیں پڑھتا ہوں اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے **مال** میں زکوٰۃ فَرْض نہیں اور نہ ہی مجھ پر **حج** فَرْض ہے اور نہ ہی نَفل حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **تبسُّم** فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں یعنی **خِیانت اور حَسَد** سے بچاؤ اور اپنی زَبان کو دو باتوں یعنی **غیبت اور جھوٹ** سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف **نظر** کرنا **اللہ** تعالٰی نے **حرام** قرار دیا ہے اُس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو **حقارت** سے نہ دیکھو۔ (قُوتُ القُلُوب ج ۱ ص ۴۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

3 سایۂ عرش میں کس کو دیکھا!

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **ایک شخص** کو عَرْش کے سایہ میں دیکھا۔ عَرْض کی: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس کو یہ درجہ کس **عمل** سے حاصِل ہوا؟ ارشادِ الٰہی ہوا کہ تین عملوں سے: **ایک** یہ کسی پر حَسَد نہ کرتا تھا، **دوسرا** یہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار تھا، **تیسرا** یہ چُغل خوری سے **محفوظ** تھا۔ (مکارم الاخلاق، ص ۱۸۳، الحدیث: ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

4 جنّتی شخص

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سرکارِ والا تَبار،

بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابھی اس دروازے سے ایک جنتی شخص داخل ہوگا۔'' تو ایک انصاری شخص داخل ہوا جس کی داڑھی وضو کی وجہ سے تر تھی اور اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے، اس نے حاضرِ بارگاہ ہوکر سلام عرض کیا۔ پھر جب دوسرا دن آیا تو اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہی بات ارشاد فرمائی کہ ''ابھی اس دروازے سے ایک جنتی مرد داخل ہوگا۔'' تو وہی شخص پہلے کی طرح حاضرِ بارگاہِ اقدس ہوا، پھر جب تیسرا دن آیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہی بات اِرشاد فرمائی تو حسبِ معمول وہی شخص داخل ہوا، پھر جب دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نَوال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ اس شخص کے پیچھے چل دیئے اور کسی ترکیب سے اس کے پاس تین رات قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ تین راتیں اس کے ساتھ گزاریں لیکن رات کے وَقت اسے کوئی عِبادت کرتے ہوئے نہ دیکھا، ہاں! مگر جب وہ بیدار ہوتا یا کروٹ بدلتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو بستر سے اٹھ جاتا اور میں نے اسے اچھی بات کے علاوہ کچھ کہتے ہوئے نہ سنا، پھر جب تین دن گزر گئے تو میں نے اسے بشارتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں بتایا کہ میں نے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو

تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: ''ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔'' تو تینوں مرتبہ تم ہی آئے تو میں نے سوچا کہ تمہارے پاس رہ کر دیکھوں کہ تمہارا عمل کیا ہے؟ تا کہ میں بھی تمہاری پیروی کرسکوں مگر میں نے تو تمہیں کوئی خاص بڑا عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، پھر تمہیں اس مقام تک کس عمل نے پہنچایا؟'' تو اس نے کہا: ''میرا عمل تو وہی ہے جو تم نے دیکھ لیا مگر میں اپنے دل میں کسی مسلمان سے بددیانتی نہیں پاتا اور نہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بھلائی پر کسی سے حَسَد کرتا ہوں۔'' یہ سن کر میں نے کہا: بس یہی وہ اعمال ہیں جنہوں نے تجھے اس مقام تک پہنچا دیا۔

(شعب الایمان، الحدیث: ۶۶۰۵، ج ۵، ص ۲۶۴، ۲۶۵، بتغیرٍ قلیلٍ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

5 لمبی عمر کا راز

امام اَصْمَعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے مَرْوِی ہے کہ میں نے ایک دیہاتی شخص کو دیکھا جس کی عمر ایک سو بیس سال تھی ۔ میں نے حیرت کا اِظہار کیا کہ تم نے بہت طویل عمر پائی ہے! تو اس نے جواب دیا: میں حَسَد سے بچتا رہا، یہ اسی کی بَرَکت ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص ۱۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے

انسان کی ذات خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتی ہے، اپنی خامیوں پر قابو

پا کر ہی خوبیوں کی حفاظت وآبیاری کی جاسکتی ہے مگر دوسروں کی خوبیوں پر جلنے کُڑھنے والا اپنی خامیوں کی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔ اگر ہم اپنی اِصلاح کی کوشش میں لگ جائیں تو حَسَد جیسے بُرے کام کے لئے ہمیں فرصت ہی نہیں ملے گی یوں ہم اس سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں گے ۔

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: نفس میں سات عیب ہیں: (۱) خود پسندی (۲) غُرور (۳) رِیاکاری (٤) غصّہ (۵) حَسَد (٦) مال کی محبّت اور (۷) عزّت کی چاہت، اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں : جو ان سات عیبوں کو نکالے اس پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! یہ دروازے بند ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی ج۱،ص۵۲۰)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
مجھ بُرے کو بھی کر بھلا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے

حَسَد کو رشک میں تبدیل کر کے بھی اس کے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے مثلاً کسی سے اس کے مضبوط حافِظے کی وجہ سے حَسَد ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اُس کے حافظے میں مزید بَرَکتیں دے اور ایسا حافِظہ مجھے بھی عطا فرمادے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے

حاسِد کو چُونکہ ''مَحسُود'' (یعنی جس سے حَسَد کیا جائے اُس) سے سَخْت نفرت ہو جاتی ہے لہٰذا اِس نفرت کو مَحَبّت سے بدلنے کی یہ تدبیریں کرے: ✿ اُس سے سلام میں پہل کرے ✿ ملاقات ہوتو گرمجوشی کا مظاہَرہ کرے ✿ ممکن ہوتو کبھی کبھی تحائف پیش کرے ✿ اس کی جس نعمت کے باعث حَسَد ہوتا ہو اُس میں بَرَکت کی دعا کرے ✿ اُسکی بدگوئی سے بچے بلکہ دوسرا بھی بُرائی کرے تو نہ سُنے ✿ بیماری یا مصیبت میں اس کی تعزیت کرے ✿ خوشی کے موقع پر مُبارکباد پیش کرے ✿ ضَرورت کے موقع پر اُس کی مدد کرے ✿ لوگوں کے سامنے اُس کی بکثرت جائز تعریف کرے ✿ دوسرا اُس کی جائز تعریف کرے تو خوشی کا اِظہار کرے ✿ اپنی طرف سے جس قَدَر فائدہ پہنچا سکتا ہو **مَحسُود** کو پہنچائے۔

عین ممکِن ہے کہ شروع شروع میں مذکورہ بالا تدبیریں نَفْس پر بہت گراں ہوں لیکن بہ تکلُّف بار بار کرنے سے ان کی عادت ہوجائے گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَسَد سے جان چھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سر کا بوسہ لے لیا

قاضی تَنُوخی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے کچھ دیر قبل میں ''جامع منصور'' میں موجود تھا، میری سیدھی طرف حضرتِ سیِّدُنا

علی بن طلحہ بَصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تھے، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو میرے بہت ہی قریبی دوست عبدُ الصَّمَد بھی کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دَم وہ اٹھے اور میری طرف بڑھنے لگے۔ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر کہنے لگے: ''قاضی صاحب! آپ تشریف رکھئے، میں آپ کے لئے نہیں بلکہ علی بن طلحہ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کی خاطِر اُٹھ کر آیا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے نَفْس نے مجھے ان کے متعلِّق حَسَد میں مبتلا کرنے کی کوشش کی اور انہیں دیکھ کر میرے نَفْس کو ناگواری محسوس ہوئی تو میں نے ٹھان لی کہ میں اپنے نَفْس کی بات نہ مان کر اس کو ذلیل ورُسوا کروں گا اور علی بن طلحہ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے پاس ضَرور جاؤں گا۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی بن طلحہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کھڑے ہوگئے اور پیار سے اُن کا ماتھا چوم لیا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۲) دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنالیجئے

خالقِ کائنات کی مخلوقات پر غور کیا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ چَرِند ہوں یا پَرِند، حیوانات ہوں یا نباتات اسی طرح انسان کو اللہ تعالٰی نے ہُوبہُو ایک جیسا نہیں بنایا بلکہ ان میں مختلف اِعتبارات سے فرق رکھا ہے مثلاً ہر چوپایہ گھاس نہیں کھاتا، ہر پرندہ اونچا نہیں اُڑتا، ہر درخت پھل نہیں دیتا، یونہی انسانوں کو بھی ایک دوسرے پر فوقیت حاصِل ہوتی ہے ان میں سے کوئی خوبصورتی وحُسن کا شاہکار تو کوئی بدصورتی کا نمونہ، کوئی خوبیوں کا مُرَقَّع تو کوئی خامیوں کا پیکر، کوئی عِلْم کا سَمُنْدَر تو کوئی

جہالت کا جَوہر، کوئی صنعت وحرفت میں ماہِر تو کوئی اناڑی وپھوہڑ، کوئی خوش اِلحان تو کوئی بَھونڈا، کوئی ذہنی قوت کا حامِل تو کوئی جسمانی! اب جو شخص دوسرے کو فوقیت ملنے پر واویلا مچائے اور اپنا دل جلائے نقصان اُسی کا ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ کسی کی خوبصورتی پر حَسَد کرنے سے آپ حسین وجمیل بن جائیں گے! کسی کی ذہانت چِھن جانے سے آپ ذہین وفطین ہوجائیں گے! کسی کی دولت چِھن جانے سے آپ امیر ہوجائیں گے! اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ چیز اس سے چِھن کر آپ کو مل جائے گی تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اُسے آگے بڑھتا دیکھ نہیں سکتے؟ کیوں کسی کی نعمتوں کی پامالی کے خواہاں ہیں؟ کیوں حَسَد جیسے خطرناک مرض کو اپنے اندر جگہ دیتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کی جگہ آپ دوسروں کی نعمتوں پر خوش ہونا سیکھ لیں تو حَسَد آپ کے دل کا راستہ بھول جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳) رُوحانی عِلاج بھی کیجئے

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین بیماریاں میری اُمت کو ضرور ہوں گی: حَسَد، بدگُمانی اور بدفالی، کیا میں تمہیں ان سے چُھٹکارے کا طریقہ نہ بتادوں؟ جب تم میں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو، اور جب تم حَسَد میں مبتلا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرلیا کرو اور جب بدشگونی پیدا ہو تو اس کام کو کرگزرو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸، تقدماً تأخراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَد سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے

ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 7 رُوحانی

عِلاج بھی کیجئے:

﴿۱﴾ جب بھی دل میں حسد کا خیال آئے تو " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم " ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

﴿۲﴾ روزانہ دس بار " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم " پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر کر دیتا ہے۔

﴿۳﴾ سورۃُ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفة الکریمه ص ۲۱)

﴿٤﴾ سورۃُ النّاس پڑھ لینے سے بھی وَسْوَسے دور ہوتے ہیں۔

﴿۵﴾ مُفَسِّرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: " صُوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار " لاحول شریف " پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہُت حد تک اَمن میں رہے گا۔ " (مراۃ المناجیح ج۱ ص۸۷)

﴿٦﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳ (پ۲۷، الحدید:۳) کہنے سے فوراً وَسْوَسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۷﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝۱۹﴾

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ (پ۱۳، ابـــراھیـم: ۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسْوَسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالین اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے) (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص۱۰۴ تا ۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱٤) مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی انعامات"** بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ عِلْمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** تعالٰی کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور ان کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے

نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ان مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام حَسَد سے بچنے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ''**72مَدَنی انعامات**'' کے صفحہ 13 پر مَدَنی انعام نمبر 38 ہے: ''کیا آج آپ جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک بیان نے میری زندگی بدل دی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ظاہر وباطن کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کے لئے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی برکت سے بے شمار اسلامی بھائیوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، آیئے میں آپ کو ایسی ہی ایک **مَدَنی بہار** سناتا ہوں، چنانچہ مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: ہمارے خاندان کے اکثر لوگ تجارت سے وابستہ تھے مگر میں پڑھائی میں تیز نکلا اور چھوٹی سی عمر میں ہی ایف۔اے (F.A) کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کرلیا۔میری ذِہانت دیکھ کر میرے گھر والوں نے مجھے ہر طرح کی آزادی دے رکھی تھی کہ یہ پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بنے گا اور ہمارا نام روشن کرے گا۔اسی آزادی کے طُفیل میں نے ڈانس سیکھا، سینکڑوں گانے سُنے اور دن میں کئی کئی فلمیں دیکھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کالج میں نِت نئے فیشن

کے لباس پہن کر اور عجیب اسٹائل کے بال بنا کر جاتا۔ میرے کمرے کی دیواروں پر فلمی اداکاراؤں کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں رہتی تھیں ۔طبیعت کی شوخی اور ہنسی مذاق میں محلے بھر میں میرا ثانی نہ تھا۔ گھر کی چھت پر کھڑا ہو کر بدنگاہی کرنا میرا معمول تھا۔ میرے یہ لَچّھن دیکھ کر گھر والے ''آزادی'' دینے پر پچھتانے لگے اور مجھے سمجھانا چاہا لیکن میرے تو مزے تھے لہٰذا میں نے ان کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دی۔ پھر 1990ء کا سال آ پہنچا اور میرے نصیب چمکے، ہوا یوں کہ ایک اسلامی بھائی نے میرے ماموں زاد بھائی کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی ایک کیسٹ ''**قبر کی پُکار**'' سننے کے لئے دی، میرے کزن نے وہ کیسٹ کچھ دن رکھنے کے بعد بغیر سُنے واپس کرنے کے لئے مجھے دے دی، جب میں نے اس اسلامی بھائی کو کیسٹ واپس کرنا چاہی تو انہوں نے بڑی محبت سے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس بیان کو سن لوں، میں نے یہ سوچ کر رکھ لی کہ کچھ دنوں بعد میں بھی بغیر سُنے واپس کر دوں گا۔ پھر ایک دن جب میں گھر کی چھت پر بدنگاہی میں مصروف تھا، میں نے گانے سننے کے لئے کیسٹ نکالنا چاہی تو میرے ہاتھ میں بیان کی کیسٹ آ گئی۔ میں نے سوچا کہ سنوں تو سہی کہ حضرت کیا فرماتے ہیں؟ میں نے بیان سننا شروع کیا تو اپنے اردگرد سے بے خبر ہو گیا اور بیان کے الفاظ میرے ضمیر کو جھنجھوڑنے لگے، کچھ ہی دیر بعد مجھے اپنے رُخساروں پر آنسوؤں کی نمی محسوس ہوئی۔ اس بیان کو سننے کے بعد

ایک دَم میری زندگی کا رُخ تبدیل ہوگیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ میں نے داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کی اور سر پر عمامہ شریف سجالیا۔ ہر شخص حیران پریشان تھا کہ اچانک اسے کیا ہوگیا ہے! بعض تو کہتے تھے کہ یہ ڈرامہ باز ہے کوئی نیا ڈرامہ کررہا ہے، کوئی کہتا تھا: اتنی جلدی نہ کرو، جلدی بھاگ جاؤ گے۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں! لیکن میں نے سُدھرنے کا پختہ اِرادہ کرلیا تھا کہ میں نے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما کر اپنے گناہوں کا گویا کفّارہ ادا کرنا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں میری غیر معمولی دلچسپی کی وجہ سے میں تنظیمی طور پر آگے بڑھتا چلا گیا، تقریباً 20 سال تک مختلف ذمّہ داریاں نبھانے کی کوشش کے بعد تادَمِ تحریر رُکنِ کابینہ کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

تِرا شُکر مولا دیا مَدَنی ماحول — نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یاخدا مَدَنی ماحول — بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھر بھی حَسَد نہ جائے تو؟

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوالی اِحیاءُ الْعُلُوم میں فرماتے ہیں: اگر تم اپنے ظاہر کو بھی حَسَد سے روک دو اور دل میں پیدا ہونے والے جذبۂ حَسَد کو بھی ناپسند کرو اور دوسروں سے نعمت کے زَوال کی دل

میں پیدا ہونے والی تمنّا کو بھی پسند نہ کرو یہاں تک کہ اپنے نَفْس پر بھی اِس سبب سے غصّہ کرو تو تم نے اپنے اِختیار کے مطابِق اپنی ذمّہ داری پوری کی ۔یعنی اتنا کر چکنے کے بعد مجبوراً پیدا ہونے والے حَسَد کا گناہ نہیں ملے گا۔(احیاءالعلوم،ج۳،ص۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کو آپ سے حَسَد ہو تو؟

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک فرمانِ عالیشان میں یہ بھی ہے: **کُلُّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ** یعنی ہر ذی نعمت حَسَد کیا جاتا ہے۔(المعجم الکبیر ج۲۰ص۹۴حدیث ۱۸۳ملخصًا) اس حدیث پاک کے پیشِ نظر ہر اس شخص کے حاسِدین کی کچھ نہ کچھ تعداد ضرور ہوگی جسے اللّٰـہ تعالٰی نے مال و دولت ،عزت وشہرت اور دیگر فضائل وکمالات سے نوازا ہے لیکن شرعی دلیل کے بغیر کسی کو مُعَیَّن کر کے کہنا کہ ''یہ مجھ سے حَسَد کرتا ہے'' جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدگمانی ہے اور بدگُمانی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی

کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخ سعدی کے استاذ نے کیا خوب ٹوکا

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ سعدی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار اپنے استادِ محترم حضرتِ علّامہ اَبُوالْفَرَج عَبْدُ الرَّحمٰن بِن جَوزِی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ

القوی سے عَرْض کی: میں لوگوں میں دَرْسِ حدیث پیش کرتا ہوں تو **فُلاں شخص حَسَد کرتا اور جلتا ہے!** استادِ محترم نے فرمایا: اے سعدی! تَعَجُّب ہے کہ تم حَسَد کو تو بُری چیز تسلیم کرتے ہو مگر میرے سامنے کسی کو ''حاسِد'' کہہ کر اُس کی بلا تکلُّف **غیبت** کر رہے ہو! آخر تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ صِرْف **حَسَد** ہی حرام ہے کیا **غیبت** حرام نہیں؟ یاد رکھو! اگر **حاسِد** جہنَّم کا حقدار ہے تو **غیبت** کرنے والا بھی عذابِ نار کا سزاوار ہے۔

(بوستانِ سعدی ص ۱۸۸ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اَساتِذہ ہوں تو ایسے! صِرْف مخصوص اَسباق پڑھانے ہی سے غرض نہ ہو، بلکہ طَلَبہ کی اَخلاقی تربیت پر بھی دھیان رکھیں، ایک استاذ ہی کیا ہر مسلمان اپنی اس ذِمّے داری کو سمجھے اور **نیکی کی دعوت** اور گناہ سے مُمانَعَت کی ترکیب وصورت بناتا رہے۔ ''بوستانِ سعدی'' کی **حکایت** سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ ''فُلاں مجھ سے حَسَد کرتا ہے'' کہنا **غیبت** ہے، بلکہ یہ جملہ **غیبت** سے بھی سخت گناہ **تہمت** کی طرف جارہا ہے کیوں کہ ''حَسَد'' باطنی امراض میں سے ہے اور اس کا تعلُّق دل سے ہے اگرچہ کبھی کبھار واضح قرائن (یعنی بالکل صاف علامتوں) سے بھی **حَسَد** کا اظہار ہو جاتا ہے مگر اکثر لوگ قِیاس ہی سے کسی کو **حاسِد** کہہ دیا کرتے ہیں۔ حَسَد کے مُتَعَلِّق **غیبت کے مزید سات فِقرات مُلاحَظہ ہوں:** ❁ جل کُکَّڑ ہے ❁ مجھ سے جلتا ہے ❁ میری ترقّی دیکھ نہیں سکتا ❁ میری خوشی سے خوش نہیں ہوا ❁ میرا نقصان چاہتا ہے ❁ میری بھلائی میں راضی نہیں

۞ مجھے دیکھ کر اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔(غیبت کی تباہ کاریاں،ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نظرِ بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ھے

حَسَد کے اثرات کا نظرِ بد کی صورت میں ظاہر ہونا ممکن ہے، حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَ تُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ بے شک نظر مرد کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں داخل کردیتی ہے۔(جمع الجوامع، ج۵،ص۲۰۴، الحدیث:۱۴۵۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کے شر سے بچنے کے مَدَنی پھول

۱ دعا کرتے رہیے

بہرحال کسی پر حَسَد کا یقینی حُکم لگائے بغیر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاسِد کے شر سے بچنے کی دعا کرتے رہیے، قرآن مجید میں حاسِد کے حَسَد سے پناہ مانگتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 30 سورۂ فلق آیت 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور حَسَد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ (پ۳۰،الفلق:۵)

۲ توجّہ ہٹا لیجئے

دل کو ان خیالات سے خالی کر لیجئے کہ فلاں شخص مجھ سے حَسَد یا دشمنی کر رہا ہے کیونکہ بَسا اوقات انسان کو اس کا یہی احساس، کہ میرا کوئی دشمن یا حاسِد ہے، نقصان پہنچاتا ہے۔

۳ صدقہ و خیرات کیجئے

اس سے بھی بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور یہ حاسِدوں کے حَسَد اور نظرِ بد سے بچنے کا مُجَرَّب نُسخہ ہے۔ حضرتِ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بَلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۲۸۴، الحدیث ۴۶۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کو کسی سے حَسَد نہ ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب کسی کو کسی سے حسد نہ ہوگا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَرْوَرْدگار غیبوں پر خبردار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: خدا کی قسم! ابنِ مریم (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) اُتریں گے، حاکم عادِل ہوکر کہ صَلِیب توڑ دیں گے اور خنزِیر فنا

کر دیں گے، جزیہ ختم فرما دیں گے، اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی جن پر کام کاج نہ کیا جائے گا اور کینے، بُغض اور حَسَد جاتے رہیں گے، وہ مال کی طرف بلائیں گے تو کوئی اُسے قبول نہ کرے گا۔ (صحیح مسلم، ص۹۱، الحدیث: ۲۴۳)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے ''**اور کینے، بُغض اور حسد جاتے رہیں گے**'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی حضرتِ سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی برکت سے لوگوں کے دلوں سے حسد، بغض (اور) کینے نکل جائیں گے کیونکہ کسی کے دل میں دنیا کی محبت نہ رہے گی۔ ہر ایک کو دین و ایمان کی لگن لگ جائے گی محبتِ دنیا ان سب کی جڑ ہے جب جڑ ہی کٹ گئی تو شاخیں کیسے رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۷، ص۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

✿ حسد کے بارے میں جاننا فرض ہے ✿ کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے ✿ حسد کی چار قسمیں ہیں اور ہر قسم کا حکم الگ الگ ہے ✿ رشک کبھی واجب ہوتا ہے تو کبھی مستحب اور کبھی جائز ہوتا ہے ✿ حسد کرنے والے کو ان نقصانات کا سامنا ہے: (۱) **اللہ** و رسول کی ناراضی (۲) ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ (۳) نیکیاں ضائع ہو جانا (۴) مختلف گناہوں

میں مبتلا ہو جانا (۵) نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا (۶) دعا قبول نہ ہونا (۷) نصرتِ الٰہی سے محرومی (۸) ذِلّت ورُسوائی کا سامنا (۹) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا (۱۰) خود پر ظُلم کرنا (۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخلہ۔ ✿ سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (۱) بُغض وعداوت (۲) خود ساختہ عزت (۳) تکبر (۴) احساسِ کمتری (۵) من پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۶) حبِّ جاہ (۷) قلبی خباثت۔

✿ درج ذیل تدابیر اختیار کر کے حَسَد سے جان چھڑائی جا سکتی ہے:

✿ توبہ کر لیجئے ✿ دعا کیجئے ✿ رضائے الٰہی پر راضی رہیے ✿ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے ✿ اپنی موت کو یاد کیجئے ✿ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے ✿ لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے ✿ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے ✿ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جائیے ✿ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے ✿ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے ✿ دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنا لیجئے ✿ رُوحانی عِلاج بھی کیجئے ✿ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے۔

(تفصیل کے لئے کتاب کا پھر سے مطالعہ کیجئے)

مَدَنی پھول

دوسروں کی غَلَطی پکڑتے ہوئے اِس اِمکان کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم خود بھی غَلَطی پر ہو سکتے ہیں۔

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان ترجمۂ قرآن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تفسیر نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تفسیر روح البیان	کوئٹہ	تفسیر الدر المنثور	دار الفکر بیروت
تفسیر المدارک	دار المعرفۃ بیروت	تفسیر روح المعانی	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر بیروت
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	الترغیب والترھیب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن الدارمی	دارالکتاب العربی بیروت	المعجم الاوسط	دار الفکر بیروت
المستدرک	دار المعرفۃ بیروت	شرح السنۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت	مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الغیبۃ والنمیمۃ	المکتبۃ العصریۃ بیروت	جامع الاحادیث	دار الفکر بیروت
السنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کنز العمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	فتح الباری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	الدر المختار	دار المعرفۃ بیروت
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	فتاویٰ رضویہ(مخرجہ)	رضا فاؤنڈیشن لاہور
الطبقات الکبریٰ للشعرانی	دار الفکر بیروت	قوت القلوب	مرکزاھل سنّت(الھند)
مکارم الاخلاق	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الرسالۃ القشیریۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت	الزواجرعن اقتراف الکبائر	دار المعرفۃ بیروت
منہاج العابدین	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الحدیقۃ الندیۃ	پشاور
کیمیائے سعادت	تہران ،ایران	درۃ الناصحین	دار الفکر بیروت
مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تنبیہ المغترین	دار المعرفۃ بیروت
تنبیہ الغافلین	پشاور	شرح المقاصد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بوستانِ سعدی	انتشارات عالمگیر کتابخانہ ملی ایران	دلیل العارفین	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	الوظیفۃ الکریمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مثنوی مولانا روم	مرکز الاولیاء لاہور	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
برے خاتمے کے اسباب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	آبِ کوثر	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
شیطان کے چار گدھے	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	72 مدنی انعامات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
عیون الحکایات	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
لسان العرب	مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات بیروت		

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1	حاسد کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں	25
شکاری خود شکار ہو گیا	1	ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ	26
باطنی گناہوں کی تباہ کاریاں	4	حسد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے	26
آپس میں حسد نہ کرو	7	حسد اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے	27
حسد کسے کہتے ہیں؟	7	حسد کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے	28
حسد کی چند مثالیں	8	حسد کرنے والے کا برا خاتمہ	29
حسد کو حسد کیوں کہتے ہیں؟	8	ہمارا کیا بنے گا؟	30
حسد باطنی بیماریوں کی ماں ہے	8	نیکیاں ضائع ہو جانا	31
حاسد کی مثال	9	مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جانا	32
حسد، غیرت اور رشک میں فرق	10	حسد، غیبت اور تہمت	32
رشک کی مختلف صورتیں	11	غیبت کی 20 تباہ کاریاں	33
رشک ہے یا حسد؟	11	حسد اور چغلی	34
قابلِ رشک کون؟	12	حسد اور جھوٹ	35
شانِ محبوبی پر رشک کریں گے	13	کتے کی شکل میں بدل جائے گا	35
صحابہ کرام کا نیکیوں میں رشک	14	حسد اور بدگمانی	36
مؤذنین ہم سے بڑھ جائیں گے	15	حسد اور قطع رحمی	38
کم سامان والے پر رشک	16	حسد اور مسلمانوں کو تکلیف دینا	39
بدکار پر رشک نہ کرو	16	مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟	39
ہمارا رشک کن چیزوں میں ہوتا ہے؟	17	حسد اور جادو ٹونہ	40
میں چرس اور شراب کا عادی تھا	19	حسد اور شماتت	40
حاسد کی قسمیں	20	کہیں تم اس پریشانی میں مبتلا نہ ہو جاؤ	41
سب سے پہلے شیطان نے حسد کیا تھا	21	حاسد کب خوش ہوتا ہے؟	42
شیطان کے انجام سے عبرت پکڑو	21	حسد اور قتل	42
حسد شیطان کا ہتھیار ہے	22	سب سے پہلا قاتل و مقتول	42
حسد کے نقصانات	23	قابیل کا عبرت ناک انجام	44
اللہ و رسول کی ناراضی	24	ہر قتل کا گناہ قابیل کو بھی ملتا ہے	45
حاسد اپنے رب سے مقابلہ کرتا ہے	24	الٹا لٹکا دیا گیا	46
حاسد گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے	25	نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا	47

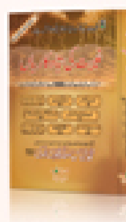
عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دعا قبول نہ ہونا	47	(۳) رضائے الٰہی پر راضی رہیے	70
نصرتِ الٰہی سے محرومی	48	(۴) حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے	72
ذلت ورسوائی کا سامنا	48	(۵) اپنی موت کو یاد کیجئے	72
جلنے والوں کا منہ کالا	49	(۶) حسد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور	73
گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے	50	کیوں حسد کروں؟	74
سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا	50	میں نے کبھی کسی سے حسد نہیں کیا	74
خود پر ظلم کرنا	51	جسے اللہ عزت دے اس سے حسد نہ کرو	75
حسد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں	51	(۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے	75
بغیر حساب جہنم میں داخلہ	52	(۸) حسد سے بچنے کے فضائل پر نظر	76
حسد کے مزید نقصانات	53	سب سے افضل کون؟	76
حسد کیوں ہوتا ہے؟	54	تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے	76
بغض وعداوت کے سبب حسد	54	سایۂ عرش میں کس کو دیکھا!	77
یہودیوں کے حسد کی وجہ	56	جنتی شخص	77
یہودیوں کے حسد کی مزید وجوہات	57	لمبی عمر کا راز	79
یہودی معالج کا حسد	58	(۹) اپنی خامیوں کی اصلاح	79
منافقین کا مسلمانوں سے حسد	59	(۱۰) حسد کی عادت کو رشک میں بدلنا	80
خود ساختہ عزت جاتے رہنے کا خوف	59	(۱۱) نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیر	81
تکبر کے سبب حسد	60	سر کا بوسہ لے لیا	81
احساس کمتری کے سبب حسد	60	(۱۲) دوسروں کی خوشی میں خوش رہئے	82
مقصد فوت ہو جانے کا خوف	61	(۱۳) روحانی علاج بھی کیجئے	83
حبِ جاہ کے سبب حسد	62	(۱۴) مدنی انعامات پر عمل کیجئے	85
قلبی خباثت کے سبب حسد	63	ایک بیان نے میری زندگی بدل دی	86
کون کس سے حسد کرتا ہے؟	63	پھر بھی حسد نہ جائے تو؟	88
پیر بھائی کی شیخ سے زیادہ رسائی پر رنج	65	اگر کسی کو آپ سے حسد ہو تو؟	89
حاسد کی تین نشانیاں	65	شیخ سعدی کے استاذ نے کیا خوب ٹوکا	89
کیا ہم کسی کے حسد میں مبتلا ہیں؟	65	نظر بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے	91
اپنا باطن ستھرا رکھئے	67	حاسد کے شر سے بچنے کے مدنی پھول	91
حسد کے چودہ علاج	68	کسی کو کسی سے حسد نہ ہوگا	92
(۱) توبہ کر لیجئے	69	خلاصۂ کتاب	93
(۲) دعا کیجئے	70	ماخذ ومراجع	95

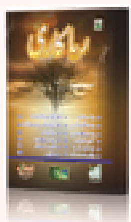
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

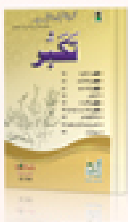
سنّت کی بہاریں

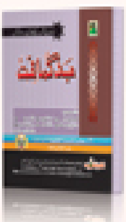
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ









مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، کالج روڈ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284
MC 1266
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net